THU.17.April 2025
VOLUME:20 NO:95
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 17 / اپریل 2025
جلد: 20 شمارہ: 95
18/ شوال المکرم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

وقف قانون پر سماعت، سپریم کورٹ کا مرکز سے سوال

مذہبی اداروں میں مداخلت کیوں؟ آج دوبارہ سماعت

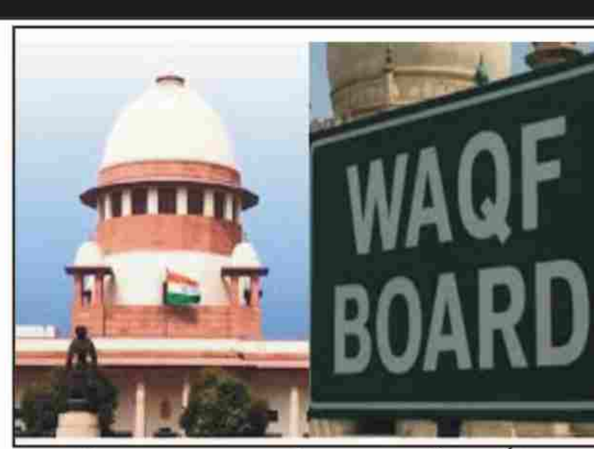

نئی دہلی: 16 / اپریل (ایجنسیز) وقف ترمیمی قانون کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کے دوران بدھ کے روز سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے سخت سوالات کیے۔ عدالت نے خاص طور پر وقف بائی یوزر املاک اور مرکزی وقف کونسل میں غیر مسلم ارکان کی شمولیت سے متعلق دفعات پر اعتراض ظاہر کیا۔ چیف جسٹس کی سربراہی والی بنچ نے واضح طور پر کہا کہ وقف بورڈ میں صرف مسلمان ارکان ہونے چاہییں، صرف وہ افسران جو عہدے کے لحاظ سے بورڈ میں شامل ہوں، اس استثنا کے تحت ہوں گے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے پوچھا کہ اگر وہ وقف بورڈ میں غیر مسلموں کو جگہ دینا چاہتی ہے، تو کیا اسی منطق کے تحت مسلمانوں کو ہندو مذہبی بورڈز میں شامل کیا جائے گا؟ اس سوال نے ایک بار پھر اقلیتی اداروں کی خودمختاری اور مذہبی آزادی پر آئینی بحث کو ہوا دے دی ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور اس کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ابھی کسی بورڈ کی میعاد ختم نہیں ہوئی ہے اور صرف عوامی مفاد کی عرضیوں کی بنیاد پر عدالت کو ایسے احکامات جاری نہیں کرنے چاہییں۔ عدالت نے بھی اس پر اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال کوئی حکم جاری نہیں کیا جائے گا، کیونکہ کوئی وقف بورڈ بذاتِ خود عدالت سے رجوع نہیں ہوا ہے۔ چیف جسٹس نے آغاز میں ہی درخواست گزاروں سے دو نکات پر وضاحت طلب کی، اول، کیا یہ معاملہ سپریم کورٹ کی بجائے ہائی کورٹ بھیجا جانا چاہیے؟ دوم، درخواست گزار کن نکات پر بحث کرنا چاہتے ہیں؟ درخواست گزاروں میں سے ایک کی نمائندگی کرتے ہوئے سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی کہ نیا قانون آئین کے آرٹیکل 26 کی خلاف ورزی کرتا ہے، جو ہر مذہب کو اپنے مذہبی امور خود چلانے کی آزادی دیتا ہے۔ سبل نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ ترمیمی قانون میں ضلع مجسٹریٹ (کلکٹر) کو جو اختیارات دیے گئے ہیں وہ غیر آئینی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کلکٹر حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے اور اگر وہ انصاف کرنے کا اختیار حاصل کر لے تو یہ غیر جانبداری کے اصول کے خلاف ہے۔ عدالت نے آخر میں یہ عندیہ دیا کہ وہ اس مقدمے میں دو عبوری احکامات جاری کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ایک، وقف بورڈ میں تمام ارکان مسلمان ہوں گے، صرف عہدے کے مطابق شامل افسران کے علاوہ؛ دوسرا، جب تک کیس زیرِ سماعت ہے، حکومت ایسی کوئی کارروائی نہ کرے جس سے بائی یوزر وقف جائیدادوں کو منسوخ کیا جا سکے۔ عدالت نے کہا کہ اس معاملے میں اگلی سماعت 17 اپریل بروز جمعرات دوپہر 2 بجے ہوگی۔

سونے کی قیمت نے قائم کیا نیا ریکارڈ

ایک ہی دن میں قیمت میں 1650 روپے کا اضافہ

دہلی: 16/اپریل (ایجنسیز) راجدھانی دہلی میں بدھ (16 اپریل) کو سونے کی قیمت ایک ہی روز میں 1650 روپے سے بڑھ کر 98100 روپے فی گرام تک پہنچ گئی ہے۔ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارتی جنگ کی وجہ سے ہی سونے کی قیمتوں میں اس قدر اضافہ ہوا ہے۔ آل انڈیا صرافہ ایسوسی ایشن کے مطابق منگل کو 99.9 فیصد خالص سونے کی قیمت 96450 روپے پر بند ہوئی تھی۔ اسی درمیان 99.5 فیصد خالص سونے کی قیمت 96000 روپے سے بڑھ کر 97650 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اس دوران چاندی کی قیمت بھی میں بھی اضافہ ہوا جو منگل کو 97500 روپے کے مقابلے 1900 روپے بڑھ کر 99400 فی کلوگرام پر پہنچ گئی۔ بین الاقوامی بازار میں سپاٹ گولڈ 3318 ڈالر فی اونس کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ایشیائی بازاروں میں بھی تجارتی سیشن کے دوران سپاٹ سلور کی قیمت تقریباً 2 فیصد بڑھ کر 32.86 ڈالر فی اونس ہو گئی۔ نیویارک میں سونے کی فیوچر 3289.07 ڈالر فی اونس کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ گھریلو بازار میں ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر جون کی ڈیلیوری کے لیے سونے کی فیوچر کی قیمت 94781 فی گرام کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی، اس کی اختتامی قیمت 94768 روپے تھی۔ اس میں 21211 لاٹ کے اوپن انٹرسٹ کے ساتھ اس کی قیمت 1317 روپے بڑھ گئی۔ اس اضافے کا سہرا امریکہ کو جاتا ہے جس نے چینی اشیاء کی درآمد پر ٹیرف بڑھا کر 245 فیصد کر دیا۔ کوٹک سیکیورٹیز میں کموڈٹی ریسرچ کی اے وی پی کائنات چینن والا نے 'ٹائمز آف انڈیا' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکی حکومت کی جانب سے چین کی برآمدات کے لیے قوانین کو سخت کرنے کے بعد قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ساتھ ہی ابانس فنانشل سروسز کے سی ای او چنتن مہتا اس اضافے کی وجہ امریکی ڈالر کی کمزوری قرار دیا۔

باامبے ہائی کورٹ نے کنال کامرا کی گرفتاری پر لگائی عبوری روک، ایف آئی آر منسوخی پر فیصلہ محفوظ

ممبئی: 16 / اپریل (ایجنسیز) مکامیڈین کنال کامرا کو بدھ، 16 اپریل کو بامبے ہائی کورٹ سے بڑی راحت ملی۔ عدالت نے ان کی گرفتاری پر عبوری روک لگا دی ہے، جبکہ ان کے خلاف درج ایف آئی آر کی منسوخی سے متعلق فیصلہ تین گھنٹے سے زائد سماعت کے بعد محفوظ رکھ لیا گیا ہے۔ عدالت میں سماعت کے دوران کنال کامرا کے وکلاء نے موقف اختیار کیا کہ ایف آئی آر کو منسوخ کیا جائے اور تحقیقات پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ وکلاء نے دلیل دی کہ یہ معاملہ آئین کے آرٹیکل 19 (اے) کے تحت اظہارِ رائے کی آزادی سے جڑا ہے، جس کے تحت کوئی جرم ثابت نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق، ریاستی مشینری کا استعمال کر کے ایک فنکار کو ڈرانے اور دبانے کی کوشش کی گئی، اس لیے یہ معاملہ ایک نایاب زمرے میں آتا ہے۔

عدالت میں کنال کامرا کی جانب سے پیش وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کا تبصرہ محض مزاحیہ انداز میں کیا گیا تھا، جس پر وہاں موجود لوگ ہنس رہے تھے۔ یہ ایک طنزیہ بیان تھا، جسے سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے۔ وکیل نے کہا کہ کنال کامرا شروع سے پولیس کے ساتھ تعاون کے لیے تیار ہیں۔ پہلے سمن کا جواب دوسرے ہی دن دے دیا گیا تھا اور وہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پوچھ گچھ کے لیے بھی تیار ہیں۔ تاہم، پولیس انہیں ذاتی طور پر پیش ہونے پر مجبور کر رہی ہے، جبکہ انہیں جان کا خطرہ لاحق ہے۔ انہوں نے کہا، "واقعے کے بعد کئی افراد نے انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دی ہیں اور میڈیا رپورٹس میں بھی دھمکیاں دینے کا ذکر ہے۔ ہم نے پولیس کے ہر سمن کا جواب دیا ہے۔" ریاستی حکومت کے وکیل نے اس کے جواب میں کہا کہ کنال کامرا نے ایک فرد کی شبیہ کو داغدار کیا ہے۔ یہ دلیل نا قابل قبول ہے کہ اگر کسی اور کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی تو اُن کے خلاف بھی نہ ہو۔ یہ ملک کا قانون نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہن کو لے کر گالی دی گئی، جو کسی طور کامیڈی نہیں کہی جا سکتی۔ سماعت کے دوران عدالت نے سرکاری وکیل سے استفسار کیا کہ کیا ریاست کنال کامرا کی سکیورٹی کی ذمہ داری لے گی؟ جس پر جواب دیا گیا کہ اگر باقاعدہ درخواست دی گئی تو سکیورٹی فراہم کی جائے گی۔

وقف ترمیمی قانون مذہبی خودمختاری پر حملہ اور آئینی حقوق کی پامالی ہے: ارشد مدنی

نئی دہلی: 16 / اپریل (ایجنسیز) مرکزی حکومت کے متنازع وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر متعدد عرضیوں پر آج سپریم کورٹ کی تین رکنی بنچ نے سماعت کی۔ ایک پریس بیان کے مطابق، جمعیۃ علماء ہند (ارشد مدنی گروپ) کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے نہایت مدلل دلائل پیش کیے۔ انھوں نے عدالت کو بتایا کہ نئے ترمیمی قانون کے ذریعے حکومت ایک مذہبی معاملے میں براہِ راست مداخلت کی مرتکب ہو رہی ہے، جو ہندوستانی آئین کے بنیادی ڈھانچے اور مذہبی آزادی کے اصولوں کے خلاف ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن کی بنچ نے سماعت کے دوران زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "وقف قرار دی گئی جائیدادوں اور 'وقف بائی یوزر' کی حیثیت برقرار رہے گی۔" عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ چونکہ ان جائیدادوں کے تحفظ اور کردار کا معاملہ نہایت حساس ہے، اس لیے ترمیمی قانون کے اطلاق کو فی الحال روک دیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے عدالتی کارروائی پر ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ چیف جسٹس کی ابتدائی رائے حوصلہ افزا ہے اور ہمیں امید ہے کہ حتمی فیصلہ انصاف، آئین اور مذہبی آزادی کی سربلندی کا باعث بنے گا۔ انھوں نے کہا کہ "موجودہ وقف قانون نہ صرف ہمارے مذہبی حقوق پر حملہ ہے بلکہ ملک کی وحدت اور سالمیت کے لیے بھی خطرناک ہے۔" مولانا ارشد مدنی کے مطابق، وقف بائی یوزر کے خاتمے، وقف بورڈ میں غیر مسلم ارکان کی شمولیت، اور کلکٹر کو فیصلے کا اختیار دینا جیسے نکات دراصل حکومت کی نیت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ اصلاحات نہیں بلکہ دخل اندازی ہے اور ہم نے اسی بنیاد پر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا"۔ خیال رہے کہ عدالت نے سماعت کے آغاز میں دو اہم سوالات اٹھائے، پہلا، کیا یہ معاملہ پہلے ہائی کورٹ جانا چاہیے تھا؟ دوسرا، کیا پارلیمنٹ کو اس نوعیت کا قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے؟ ان سوالات کے جواب میں کپل سبل نے دلیل دی کہ چونکہ معاملہ پورے ملک میں اثر انداز ہو رہا ہے اور اس میں بنیادی آئینی سوالات شامل ہیں، اس لیے سپریم کورٹ ہی اس کی واحد موزوں عدالت ہے۔ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ وقف کا تعلق اسلامی عقیدہ اور روح سے ہے اور اسے کسی بھی طرح کی سرکاری نگرانی یا تحریف سے آزاد ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ "جب دوسرے مذاہب کے اداروں میں مسلمانوں کو کوئی کردار نہیں، تو وقف بورڈ میں غیر مسلموں کو شامل کرنے کی کیا تک ہے؟" انہوں نے اس بات پر بھی سخت اعتراض کیا کہ کلکٹر کو انصاف کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، حالانکہ وہ خود ہی ایک فریق ہو سکتا ہے۔ اس سے عدالتی غیر جانبداری کا بنیادی اصول مجروح ہوتا ہے۔ عدالت میں موجود سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کے استفسارات کا اطمینان بخش جواب نہیں دیا، بالخصوص وقف بائی یوزر کی حیثیت کے بارے میں ان کی وضاحت غیر واضح رہی، جس پر چیف جسٹس نے حیرت کا اظہار کیا۔ کپل سبل نے کہا کہ "ماضی میں وقف کے لیے کوئی رجسٹریشن لازمی نہیں تھا۔ کئی مساجد اور اوقاف 13 ویں، 14 ویں یا 15 ویں صدی سے موجود ہیں۔ اب حکومت ان کے کاغذات مانگ رہی ہے، جو سراسر غیر عملی ہے۔ اگر کوئی دستاویز پیش نہ کر سکا تو اس کی جائیداد چھن جائے گی، یا قابض ہی اس کا مالک بن جائے گا؟ یہ کیسا قانون ہے؟" عدالت نے فی الحال ترمیمات پر عمل آوری کو روک دیا ہے اور اگلی سماعت تک موجودہ حیثیت برقرار رکھنے کی زبانی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر عبوری حکم نہ دیا گیا تو وقف بائی یوزر کی حیثیت ختم ہونے کے دور رس اثرات ہوں گے۔ عدالت نے اس بات پر بھی افسوس ظاہر کیا کہ ملک کے کئی حصوں میں اس معاملے پر پرتشدد مظاہرے ہوئے، جو کہ افسوسناک ہے، اور قانون و امن کی صورتحال کو بگاڑنے والا ہے۔ تاہم سالیسٹر جنرل نے عدالت سے گزارش کی کہ فیصلے میں ان پرتشدد مظاہروں کو بنیاد نہ بنایا جائے۔ اس معاملہ پر سپریم کورٹ میں سماعت کل بھی جاری رہے گی۔

وقف قانون معاملہ: حکومت زمین ہڑپنا چاہتی ہے، سپریم کورٹ سے انصاف کی امید: امانت اللہ خان

نئی دہلی: 16 / اپریل (ایجنسیز) موقف کے خلاف داخل عرضیوں پر سپریم کورٹ میں جاری سماعت کے حوالے سے عام آدمی پارٹی کے اوکھلا سے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کا ردِعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ عدالت عظمیٰ اس معاملے میں راحت دے گی۔ ساتھ ہی انہیں یقین ہے کہ حکومت کی جانب سے لایا گیا وقف ترمیمی بل عدالت میں مسترد ہوگا۔ امانت اللہ خان نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا، "ہمیں سپریم کورٹ سے پوری امید ہے کہ انصاف ملے گا۔ ہم پوری تیاری کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ ملک بھر سے بڑی تعداد میں عرضیاں داخل کی گئی ہیں۔ حکومت وقف کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے، اسی لیے ہم سب سپریم کورٹ کے سامنے جمع ہوئے ہیں۔ پورے ملک کی نظریں عدالت پر لگی ہیں اور ہمیں اس پر مکمل اعتماد ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "وزیر داخلہ صاحب نے خود تسلیم کیا کہ دہلی کی 123 جائیدادیں پرائم لوکیشن پر ہیں۔ اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اصل مقصد ان زمینوں پر قبضہ کرنا ہے۔" امانت اللہ خان نے حکومت پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ "دیہی اور شہری علاقوں میں فسادات کرانا ان کا ایجنڈا ہے۔ جو قانون لایا گیا ہے وہ کسی بھی زاویے سے جائز نہیں۔ دہلی میں 1977 جائیدادیں ہیں، جن میں سے میں نے 298 جائیدادیں کرایہ پر دی تھیں، باقی کو دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ تمام ایجنسیاں میرے پیچھے لگا دی گئی ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ وقف ایکٹ سے متعلق سماعت بدھ (16 اپریل 2025) کو سپریم کورٹ میں تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ عدالت نے عبوری احکامات جاری کرنے کا ارادہ تو ظاہر کیا، لیکن فی الحال کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اب اس معاملے پر جمعرات (17 اپریل 2025) کو دوپہر دو بجے دوبارہ سماعت ہوگی۔ وقف ایکٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں اب تک تقریباً 150 عرضیاں دائر کی جا چکی ہیں۔

نجی حج کوٹہ میں اچانک کٹوتی سے ہزاروں عازمین پریشان

آرگنائزرز کی وزیر اعظم سے مداخلت کی اپیل

نئی دہلی: 16 / اپریل (ایجنسیز) ہندوستانی نجی حج آرگنائزرز اور ہزاروں عازمین حج اس وقت شدید بے چینی اور اضطراب کا شکار ہیں، کیونکہ سعودی عرب نے 2025 کے لیے فکسڈ پرائیویٹ حج کوٹہ کو اچانک کم کر کے 507,52 سے صرف 000,10 تک محدود کر دیا۔ اس غیر متوقع فیصلے سے پورے ملک کے ہزاروں عازمین حج کی امیدوں کو سخت دھچکا لگا ہے، جنہوں نے نہ صرف رجسٹریشن مکمل کر لیا تھا بلکہ مالی ادائیگیاں بھی کر چکے تھے۔ ملک بھر کی مختلف حج آرگنائزنگ ایسوسی ایشنز اور سی ایچ جی اوز (جوائنٹ حج گروپ آرگنائزرز) نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اس معاملے میں ذاتی مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ سعودی حکام سے رابطہ قائم کر کے مکمل کوٹہ کی بحالی ممکن بنائی جا سکے۔ آرگنائزرز کا کہنا ہے کہ یہ صرف ایک انتظامی یا تکنیکی مسئلہ نہیں بلکہ ہزاروں عازمین کے جذبات اور برسوں کی تیاریوں کا مسئلہ ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان باہمی معاہدے کے مطابق، 2025 کے لیے ہندوستان کو مجموعی طور پر 025,75,1 حج نشستیں الاٹ کی گئی تھیں، جن میں سے 70 فیصد (517,22,1) حج کمیٹی آف انڈیا (ایچ سی او آئی) کے لیے اور 30 فیصد (507,52) پرائیویٹ حج آرگنائزرز کے لیے مخصوص تھیں۔ اس سال پہلی بار سعودی حکومت نے 'نسک' پلیٹ فارم متعارف کرایا ہے جس کے تحت مختلف خدمات جیسے منیٰ، عرفات، خیمہ، رہائش، ٹرانسپورٹ اور انشورنس کے لیے مرحلہ وار ادائیگیوں کا نظام نافذ کیا گیا۔ لیکن تکنیکی رکاوٹوں اور نسک والیٹ کی تاخیر سے ایکٹیویشن کی وجہ سے کئی آرگنائزرز مقررہ وقت پر ادائیگیاں نہیں کر سکے۔ حج کمیٹی آف انڈیا نے کچھ سی ایچ جی اوز کی مدد کے لیے زون سلیکشن کی مد میں ادائیگی کی لیکن وزارت اقلیتی امور کے 6 مارچ 2025 کے سرکلر کے مطابق، نسک والیٹ میں بقیہ ادائیگیاں وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے سعودی فریق کو مکمل تفصیلات بروقت فراہم نہیں کی جا سکیں۔ آرگنائزرز کا کہنا ہے کہ 7 فروری 2025 کو کئی سی ایچ جی ایوز نے لاکھوں سعودی ریال حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعے جمع کرائے تھے لیکن وہ ادائیگیاں کسی نامعلوم وجہ سے نسک والیٹ میں منتقل نہیں ہو سکیں، جس سے بلڈنگ اور ٹرانسپورٹ معاہدے مکمل نہ ہونے کی نوبت آئی۔ اب سعودی حکومت نے محض 000,10 عازمین کو پرائیویٹ حج کوٹہ میں شامل کرنے کا اعلان کیا ہے، جس سے باقی 507,42 حاجیوں کا مستقبل غیر یقینی میں ہے۔ حالانکہ ان عازمین نے نہ صرف پیسے جمع کرا دیے تھے بلکہ ویزے، رہائش، اور دیگر انتظامات کے مراحل میں بھی آگے بڑھ چکے تھے۔ آل انڈیا حج اینڈ عمرہ ٹور آرگنائزرز ایسوسی ایشن، تمل ناڈو، گجرات، کیرالہ، یوپی، جموں کشمیر، کرناٹک اور دیگر ریاستی حج ایسوسی ایشنز نے مشترکہ بیان میں کہا کہ اس بدانتظامی کی سزا عازمین حج کو نہ دی جائے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ خود اس معاملے میں مداخلت کریں، سعودی حکام سے رابطہ کریں اور دوطرفہ معاہدے کی روشنی میں مکمل 507,52 نجی کوٹہ کی بحالی کو یقینی بنائیں تاکہ نہ صرف ہزاروں عازمین کو انصاف ملے بلکہ ہندوستان کے حج نظام کی شفافیت اور ساکھ بھی برقرار رہے۔

بنگال میں امن قائم رکھیں، وقف قانون پر گمراہ کن پروپیگنڈہ بند ہو، ممتا بنرجی کی اپیل

کولکاتا: 16 / اپریل (ایجنسیز) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بدھ کے روز نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں اماموں سے خطاب کے دوران وقف قانون، مرشد آباد میں حالیہ تشدد اور ریاست میں امن و امان کے مسائل پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ مرشد آباد کے کچھ حصوں میں واقعی چند معمولی واقعات پیش آئے لیکن انہیں جان بوجھ کر توڑ مروڑ کر میڈیا میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ مغربی بنگال کی شبیہ کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ ہم ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں اور ریاست میں ہندو مسلم تقسیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ ان کا کہنا تھا کہ تشدد کے واقعات ہمارے پارٹی دفتر اور کارکنان پر حملے کی شکل میں بھی سامنے آئے، جو ایک منصوبہ بند کوشش تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرشد آباد میں جو کچھ ہوا، وہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جس میں باہر سے لوگوں کو بلایا گیا۔ ممتا بنرجی نے بی ایس ایف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سرحدوں کی نگرانی ان کی ذمہ داری ہے، ریاستی حکومت کی نہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ریاست کو بدنام کرنے کے لیے جھوٹی خبریں جان بوجھ کر پھیلائی گئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وقف قانون کے خلاف ترنمول کانگریس نے پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ آواز اٹھائی لیکن اس کے باوجود پارٹی کو بدنام کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے مرکز کی مودی حکومت سے سوال کیا کہ اس قانون کو منظور کرانے میں اتنی جلد بازی کیوں کی گئی؟ ممتا بنرجی نے کہا، "ہم رابندر ناتھ ٹیگور کی سوچ پر یقین رکھتے ہیں، جو بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کا پیغام دیتے ہیں۔ ہم کبھی بھی مذہبی تفریق کی سیاست کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔"

'ججوں پر یقین، پولیس کی جانچ پر نہیں'، ضیاء الرحمٰن برق کا بیان

لکھنؤ: 16 / اپریل (ایجنسیز) سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمان ضیاء الرحمٰن برق نے لکھنؤ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انہیں پولیس کی تفتیش پر نہیں بلکہ عدالت پر مکمل بھروسہ ہے۔ سنبھل میں نومبر 2024 میں پیش آئے تشدد کے واقعے کی جانچ کر رہے عدالتی کمیشن کے سامنے پیش ہونے کے بعد برق نے کہا کہ وہ انصاف کے خواہاں ہیں اور عدلیہ سے ہی انہیں امید ہے۔ ایس پی رہنما ضیاء الرحمٰن برق نے میڈیا سے گفتگو میں کہا، "آج مجھے عدالتی کمیشن کے سامنے پیشی کے لیے بلایا گیا اور میں نے جا کر مکمل سچائی بیان کی۔ میں قانون پر یقین رکھتا ہوں اور ہر سوال کا جواب دوں گا۔" انہوں نے پولیس کی تفتیش پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، "دفعہ 161 کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی کیونکہ ان پر دستخط نہیں ہوتے۔" انہوں نے اپنے خلاف لگے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ سچ عدالت میں سامنے آ جائے گا۔ ان کا کہنا تھا، "اگر صرف پولیس کی بات سے سچ ثابت ہو جائے، تو پھر عدالتوں کی کیا ضرورت ہے؟ پولیس رپورٹ ضرور درج کر سکتی ہے لیکن جو کچھ میرے خلاف لکھا گیا ہے، وہ غلط ہے۔" برق نے اس بات پر زور دیا کہ وہ ہمیشہ قانون اور آئین کی بالادستی کے حامی رہے ہیں اور کسی بھی طرح کی تشدد پر یقین نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا، "میں چاہتا ہوں کہ ہر مسئلے کا حل قانونی طریقے سے ہو۔ اگر ایک منتخب نمائندے کے ساتھ ناانصافی ہو سکتی ہے، تو عام عوام کا نظام انصاف سے اعتبار اٹھ جائے گا۔" انہوں نے کہا کہ وہ پہلے بھی کئی معاملات میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا چکے ہیں، جن میں وقف بورڈ اور سنبھل کے پرانے مقدمات شامل ہیں۔ موجودہ معاملے میں بھی وہ سپریم کورٹ سے رجوع کر چکے ہیں۔ برق نے بتایا کہ انہوں نے خود ایک عرضی داخل کی ہے اور اس معاملے میں ان کی پیروی سینئر وکیل سلمان خورشید کر رہے ہیں۔

سدارمیا نے مردم شماری کو بتایا سماجی و اقتصادی سروے، کہا۔ نوجوانوں کو روزگار دینا ترجیح

کلبورگی: 16 / اپریل (ایجنسیز) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے بدھ کے روز کلبورگی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے ریاست میں جاری ذات پر مبنی مردم شماری اور روزگار میلے پر حکومت کا موقف واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا ان کی حکومت کی اولین ترجیح ہے اور اس سمت میں کئی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، ہم نے بنگلورو میں پہلے ہی ایک روزگار میلہ منعقد کیا ہے اور اب کلبورگی، میسور اور ہبلی- دھارواڑ میں بھی روزگار میلوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ہمارا مقصد بے روزگاری کا خاتمہ ہے۔ ہم نوجوانوں کو گریجویشن کے بعد دو سال تک ماہانہ دے رہے ہیں۔ یوا idhi اسکیم کے تحت ہم نوجوانوں کو نہ صرف مالی امداد دے رہے ہیں بلکہ روزگار کے مواقع بھی فراہم کر رہے ہیں۔

सभी नॅशनल बैंको से आजही लोन लेने के लिये हम से संपर्क करे
डॉ. शेख फैसल 9284223649 8888903649
पता मस्जीद मंडई के पास चौपाला, नांदेड.
ऑल इंडिया में किसी भी शहर से अर्जंट लोन किया जायेगा.
सभी नॅशनल बैंको से प्रोप्टी खरीदी करीता लोन
Bike Loan, Personal Loan, Credit Card Loan, Car Loan, Business Loan, Home Loan, Mortgage Loan, Property Purchase Loan
अर्जंट लोन

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

طیبہ ٹورس حج اور عمرہ گروپ
روحانی سفر طیبہ ٹورس کے ساتھ
محرم الحرام (جولائی۔اگست 2025ء) سے
نیو عمرہ سیزن کی شروعات
TAIBA TOURS HAJ & UMRAH GROUP
عمرہ کی ادائیگی
ڈیلکس پیکیج
صرف 89,999
3 میقات سے
ان شاءاللہ پہلے قافلہ کی روانگی ماہ جولائی میں ہوگی۔
الحمدللہ ہر ماہ دو قافلے روانہ ہوتے ہیں۔
مکہ ہوٹل
مدینہ ہوٹل
صرف 400 میٹر کے فاصلے پر
صرف 200 میٹر کے فاصلے پر
ڈیلکس پیکیج میں مکہ المکرم اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات کی زیارات
With Three Meeqat
Badar With Jable Malayka
From Masjid-e-Jaurana
ہماری خدمات حیدرآباد سے جدہ اور جدہ سے حیدرآباد ڈائریکٹ فلائٹ سے ہوتی ہیں۔
Inclusions: Flight Ticket, Visa with Insurance, Buffet food, Local Ziyarat in Luxury Bus, Rawada Permit, Zam Zam 5Ltr, Laundry Unlimited, Umrah Kit
خسرو ندیم
8551063786
رابطہ کیجئے: طیبہ ٹورس حج اور عمرہ گروپ، فیس فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ

روزنامہ
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 April 2025

علامہ اقبالؔ کی سائنسی فکر

(یوم وفات کی مناسبت سے ایک خاص مضمون)

پروفیسر رفیع الدین ناصر
(قومی اعزاز یافتہ معلم)
صدر شعبہ نباتات،
مولانا آزاد کالج اورنگ آباد
موبائل : 9422211634

ڈاکٹر سر محمد علامہ اقبالؔ (Nov.9, 1877-April 7, 1938) کو ہم شاعرِ مشرق، فلسفی، مفکر، وطن پرست شاعر کی حیثیت سے بہت حد تک جانتے ہیں۔ شاعرِ مشرق کے پیغام اور فلسفہ کے تعلق سے جتنی خامہ فرسائی ہوئی ہے شاید ہی کسی اور شاعر کے حصے میں آئی ہو۔ علامہ اقبالؔ کی اردو اور فارسی شاعری کا اگر ہم گہرائی و گیرائی سے مطالعہ کریں تو اُن کی سائنسی سوچ و فکر اور سائنسی پیغام واضح ہوتا ہے اور اس موضوع کی جانب بہت کم ادباء و فضلاء نے توجہ دی ہے۔ علامہ اقبالؔ ایک دوراندیش، روشن خیال، جدید سائنسی تحقیقات سے مطابقت رکھنے والا مدبر اور مفکر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی شاعری میں جابجا مختلف سائنسی مفروضوں کا اور دیگر علوم کا حوالہ ملتا ہے۔ انیسویں صدی کی ابتداء میں جب علامہ اقبالؔ کی شاعری اپنے عروج پر تھی اُس وقت سائنس نئی کروٹیں لے رہی تھی۔ اس دوران ان کے ذاتی مطالعہ میں سائنس وانجینئرنگ کی بیس سے زائد کتب رہیں جو اس وقت کے بہترین ماہرین کی لکھی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے ان کی شاعری میں جدید سائنسی علوم کا تاثر ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اردو اور فارسی کے واحد شاعر تھے جن کو صحیح معنوں میں سائنسی شعور کا حامل قرار دیا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبالؔ کے ذاتی کتب خانے میں سائنس اور اس سے جڑے کل ۵۲۰ رکتابیں انگریزی زبان میں موجود ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کتب طبعی علوم (Physical Sciences) پر ہیں جبکہ ۱۷رکتابیں آئن سٹائین کے نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) کے موضوع پر ہے۔ اس موضوع کو علامہ اقبالؔ نے بہت اہمیت دی۔ اس کے علاوہ اقبالؔ نے ہائزن برگ کے نظریہ لاتعین، میکس پلانک کے کوانٹم نظریئے کی بھی ستائس کی ہے۔ ان کے علاوہ ان کے مطالعہ میں Bergson (نوکتابیں)، Hegelian (بارہ کتابیں)، Nietzsche (گیارہ کتابیں) اور مولانا رومی کی گیارہ کتابیں زیر مطالعہ رہیں۔ علامہ اقبالؔ نے اپنی شاعری میں علم نبات، علم حیوان، علم ماحول، طبعیات، کیمیات، ارضیات، کونیات (Cosmology)، جغرافیہ، ریاضی، انجینئرنگ وغیرہ علوم کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ علامہ اقبالؔ کی شاعری میں اگر نباتات کو تلاش کیا جائے تو اُن کی شاعری میں سو سے زیادہ مختلف اقسام کے پھولوں، پھلوں، پتوں اور درختوں کے مختلف حصوں کا ذکر ملتا ہے۔ ان تمام کو یکجا کر کے بیان کیا جائے تو کئی کتابیں مرتب ہوسکتی ہیں۔ اقبالؔ نے اپنی شاعری میں ۶۰ رسے زائد مختلف اقسام کے حیوانات، حشرات الارض، پرندوں وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اقبالؔ نے موسیقی وصورت گیری کو مربوط کر کے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے ؎

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند
محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علم نباتات

آج کے اس جدید سائنسی ترقی یافتہ دور میں ہم جان چکے ہیں کہ قدرت کے کارخانہ میں کئی کہکشائیں موجود ہیں اور اُس میں ہماری زمین ایک انتہائی چھوٹا سا ذرہ ہے۔ یہ بات علامہ اقبالؔ نے آج سے سوسال قبل محسوس کی اور اسی بات کو مدنظر رکھ کر انھوں نے نوجوان نسل کو مسلسل جدوجہد کرنے، علم حاصل کرنے، قناعت نہ کرنے کی تلقین ان اشعار میں کی ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
اپنی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زماں و مکاں اور بھی ہیں

اقبالؔ کا فلسفہ خودی صرف روایتی علوم کی حصولیابی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس توسط سے اقبالؔ نے پیام دیا کہ ہمارے نوجوان تمام جدید علوم پر دسترس حاصل کریں۔ اُن کی گہرائیوں تک پہنچیں اور اس کے بعد دنیا کے سامنے ایجادات وتحقیقات کا انبار لگادیں تا کہ دنیا اس سے فائدہ اٹھائے۔ انسانیت کی خدمت ہو، اس کا اجرِ عظیم ملے۔ اس بات کو بہت خوبصورت انداز میں علامہ اقبالؔ نے بیان کیا ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اقبالؔ اس جدوجہد کو روکنا نہیں چاہتے بلکہ وہ بہت اسرار کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ جدوجہد تاحیات جاری رہنا چاہئے ؎

خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں
تو آب جو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں

علامہ اقبالؔ کی دوسری مشہور تصنیف ''رموزِ بیخودی'' یہ ۱۹۱۸ء میں منظر عام پر آئی۔ اس وقت سائنس اتنی ہی ترقی کرسکا کہ پانی کے بہاو سے بجلی پیدا کرنے کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ شمسی توانائی (Solar energy) کا استعمال کر کے بجلی پیدا کرنے کا باضابطہ سلسلہ ۱۹۶۸ء میں شروع ہوا جبکہ علامہ اقبالؔ کی دوررس نگاہیں ان سائنسی دریافتوں پر لگی ہوئی تھیں اور وہ ۱۹۱۸ء میں فرمارہے ہیں ؎

تابش از خورشید عالمتاب گیر
برق طاق افروز از سیلاب گیر

علامہ اقبالؔ کی دوراندیشی اور جدید سائنسی تحقیقات سے امیدیں، نوجوانوں میں سائنسی بیداری پیدا کرنے کے لئے کافی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں وہ سائنسی نقطہ نظر سے نوجوانوں کو رہنمائی کچھ اس انداز میں کرتے ہیں ؎

خویش را بر پشت باد سوا کن
یعنی ایں جمازہ ا مابار کن

(ہوا کی پشت پر سوار ہو اور اس سانڈنی کو نکیل ڈال لے)

یعنی یہاں علامہ اقبالؔ رہنمائی کر رہے ہیں کہ ہوا کی توانائی کو اپنے بس میں کر اور اس سے فائدہ اٹھا۔ اس رہنمائی کے ۶۲ رسال بعد یعنی ۱۹۸۰ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست نیوہیمپ شائر سے پیشہ وارانہ طریقہ سے ہوا سے بجلی پیدا کرنے کا عمل شروع ہوا اور اب یہ گاؤں گاؤں قریہ قریہ دکھائی دیتا ہے۔ اس سے علامہ اقبالؔ کی سائنس پر دسترس واضح ہوتی ہے۔

علامہ اقبالؔ اپنی نظم ''توسیع حیات ملیہ از تسخیر قوت نظام عالم است'' میں قوم کوئی سائنسی دریافتوں کا سہارہ لے کر محنت کر کے قدرت کے خزانے میں موجود بے پناہ ثروت کو حاصل کر کے ترقی کی نصیحت ان الفاظ میں کرتے ہیں ؎

دست رنگین کن زخون کہسار
جوئے آب گوہر از دریا بر آر

(پہاڑوں کے خون سے ہاتھ رنگ لے اور موتی کے آب وتاب کی ندی سمندر سے نکال۔ یعنی پہاڑوں اور دریاؤں میں قدرت کے خزانے تلاش کر۔)

آج ہم جانتے ہیں کہ جب ایک ایٹم کو توڑا جاتا ہے، اس میں سے ایک مرکزہ نکلتا ہے، اس مرکزے کے اندر جھانکیں تو اس میں بے شمار الکٹرون، پروٹون، نیوٹرون دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی ایک قطرہ بھی اپنے اندر دریا کی گہرائی رکھتا ہے اور یہ بات انھوں نے کہی ''ہر قطرہ دریا میں دریا کی ہے گہرائی''

جب سائنس نے بہت زیادہ ترقی نہیں کی تھی، اُس وقت بھی علامہ اقبالؔ کا سائنسی مطالعہ بہت وسیع تھا اور وہ جانتے تھے کہ انسانی آنکھ کائنات کا صرف ۴ رفیصد حصہ ہی دیکھ سکتی ہے اور بقیہ ۹۶ رفیصد حصہ انسانی آنکھ سے پوشیدہ ہے۔ اسی لئے علامہ اقبالؔ نے کہا ؎

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی دمادم صدائے کن فیکون

علامہ اقبالؔ نے زندگی کے فلسفہ کو بہت گہرائی سے سمجھا ہے۔ اُن کے نزدیک زندگی ایک تسلسل کا نام ہے، جس میں حرکت لازمی ہے، جس سے تغیر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ آج سائنس بھی یہی بات کہتی ہے۔ اسی لئے متحرک کائنات کی حرکات وسکنات دیکھ کر اقبالؔ کہہ اٹھتے ہیں ؎

سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

سائنس کی تحقیق کی کی رو سے نظام کائنات کے تمام اجسام فلکی کی بقا مسلسل حرکت کی وجہ سے ہی ہے۔ اگر یہ غیر متحرک ہوجائے تو تمام اجسام فلکی ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچ لیں گے، جس سے اُن میں آپس میں ٹکراو ہوگا، اس کے نتیجہ میں سارا کائناتی نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ اسی بنیاد پر علامہ اقبالؔ کہتے ہیں کہ سکون موت ہے اور مسلسل حرکت (Dynamism) ہی زندگی کی ضامن ہے۔ اسی لئے وہ ''بانگ درا'' کے ان اشعار میں نوجوانوں سے یوں خطاب کرتے ہیں ؎

کام اپنا صبح و شام چلنا
چلنا چلنا مدام چلنا
بیتاب ہے اس جہاں کی ہر شئے
کہتے ہیں جسے سکون نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کش سفر سب
تارے، انسان، شجر، حجر، سب
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
اس راہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھیرے ذرا کچل گئے ہیں

اللہ تعالیٰ کی بنائی کائنات میں ہر ایک ذرہ اپنے مخصوص رفتار سے، مخصوص راہ پر حرکت پذیر ہے۔ اسی مسلسل حرکت کی وجہ سے زندگی کے تمام امور وقوع پذیر ہوتے ہیں، نئی تحقیقات ہوتی ہیں، نئی ایجادات ہوتی ہیں، نئے معرکہ سرزد ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے قومیں ترقی کرتی ہیں۔ اگر جدوجہد یا حرکت رک جائے گی تو موت واقع ہوجائے گی۔ اس لئے وہ اسرارِ خودی میں فرماتے ہیں ؎

زندگانی از خرام پیہم است
برگ و ساز ہستی موجِ ازرام است

(زندگی حیرتوں سے بھری پڑی ہے۔ ہستی وساز ازرم کی موجیں نہیں)

''جاویدنامہ'' علامہ اقبالؔ کی فارسی مثنوی ہے جو تقریباً دو ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی جس کو علامہ اقبالؔ اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ یہ کتاب دراصل اقبالؔ کا خیالی افلاس کا سفرنامہ ہے جس میں ان کے رہبر مولانا رومی ہیں۔ اقبالؔ کا یہ تخیلی سفر اگر ہم سائنس کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اقبالؔ نے اپنا سفر ایک منجھے ہوئے سائنسداں کی طرح ترتیب سے کیا اور نظام شمسی کے تمام سیاروں پر رک کر مختلف نصیحت آمیز باتیں بتلائیں۔ اس میں ایک خاص بات ہے کہ وہ جب مریخ پر پہنچتے ہیں تو وہاں پر ان کی ملاقات نبیہ مریخ سے ہوتی ہے۔ ماہرین نے اس فرضی کردار کو تمثیلی طور پر مغرب کی تحریک آزادی نسواں سے مراد لیا ہے۔ علامہ اقبالؔ نے اس خاتون کی زبان ۱۹۳۰ء میں جو باتیں بتلائیں وہ آج بالکل صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ نبیہ، علامہ اقبالؔ سے کہتی ہے کہ عنقریب وہ وقت آئے گا جب انسان سائنس کی مدد سے عورت کے بدن کے اندر جنین (Embryo) کو دیکھے گا، اُسے سمجھے گا اور تم دیکھو گے کہ زندگی کی کھیتی اپنے حسب خواہش پیدا کرسکو گے، یعنی اپنی مرضی کے مطابق بیٹے یا بیٹیاں پیدا کرسکو گے۔ ماں کے پیٹ میں پلنے والا بچہ کچھ اور ہی ڈھب سے پرورش پائے گا، ماں کے پیٹ میں رحم میں رات بغیر صبح ہوجائے گی۔ اب ہم سائنسی پس منظر میں ان خیالات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس کے ۲۶ رسال بعد یعنی ۱۹۵۶ء میں الٹراساؤنڈ کی دریافت ہوئی، جس کی مدد سے سونوگرافی کا استعمال شروع ہوا، جس سے جنین کو دیکھنا آسان ہوا۔ اس کے بعد سائنس نے ترقی کی اور پہلے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ اس سے علامہ اقبالؔ کی سائنسی دوراندیشی کا اندازہ ہوتا ہے ؎

آمد آں وقتے کہ از اعجاز فن
می تواں دیدن جنین اندر بدن!
حاصلے برداری از کشت حیات
ہرچہ خواہی از بنین و از نبات!
گر نباشد بر مراد ما جنین
بے محابا کشتن او عین دیں!
در پس ایں عصر اعصار دگر
آشکار اگر دو اسرار دگر
پرورش گیرد جنین نوع دگر
بے شب ارحام دریا بد سحر!

علامہ اقبالؔ کی شاعری اور خطبات کے توسط سے ہم سائنس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ علامہ اقبالؔ کا سائنسی مشاہدہ انتہائی وسیع تھا۔ انھوں نے اپنی تحریروں میں فزکس، کیمسٹری، نباتات، حیوانیات، ماحولیات، ریاضیات، جغرافیہ، کونیات کے علاوہ تمام علوم پر خامہ فرسائی کی۔ اقبالؔ کا فکر وفلسفہ مذہب یہ سائنس اور فلسفہ کے عناصر کی بہترین ہم آہنگی پر مشتمل ہے۔ جس کا واضح مقصد انسان کی مکمل اور ہمہ جہت ترقی اور فلاح ہے۔ اقبالؔ کا زماں و مکاں کا تصور، فلسفہ حیات، فلسفہ خودی اور دیگر علوم کا ذکر جابجا ملتا ہے۔ علامہ اقبالؔ نے مغربی تعلیمی اداروں سے خود اعلیٰ درجے کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسلام کی علمی وفلسفیانہ انداز میں وضاحت پیش کی جو دورِ حاضر میں اسلامی فکر کی تجدید میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ علامہ اقبالؔ نے اپنے خطبات میں سائنسی اور علمی اندازِ فکر کی اہمیت کا کھل کر اظہار کیا۔ علامہ اقبالؔ کی روشن دماغی اور حقیقت شناسی دراصل صدی کے چند اہم ترین سائنسی حقائق اور فلسفیانہ مسائل پر اُن کی نظر نہ صرف گہری ہے بلکہ اس پر ناقدانہ تبصرہ کر کے انھوں نے ہمیں مستقبل میں سائنسی رمز شناسی کے لئے کافی حد تک آگہی بھی فراہم کی ہے۔ وہ سائنس اور قرآن کی روشنی میں ہمیشہ نصیحت آمیز باتیں نوجوانوں کو کہتے رہے۔ تحقیق، تجسس اور قدرت میں پنہاں رازوں کو جاننے کے لئے ہمیشہ تلقین ان کی شاعری میں دکھائی دیتی ہے۔ کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں کے مشاہدہ کی نصیحت انھوں نے برسوں پہلے ان اشعار کے توسط سے کی جو آج بھی ہر نوجوان کے لئے مشعل راہ ہے ؎

کھول آنکھ، زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضاء دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوہ بے پردہ کو پروں میں چھپا دیکھ
ایام جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ

'المن': من وسلویٰ کی یاد دلاتا وہ صحت بخش قدرتی رس جس کا تذکرہ بائبل میں بھی ملتا ہے

وٹوریا ترا ویرو

مسیحیوں کی مقدس کتاب 'بائبل' میں 17 مرتبہ جس خوراک کا ذکر ملتا ہے وہ صدیوں تک بحیرہ روم کے علاقے میں اُگائی جاتی رہی ہے۔ مگر پھر وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ لوگ اسے بھولتے گئے البتہ اب ایک کسان اس 'سپر فوڈ' کی دوبارہ کاشت کر رہے ہیں تا کہ یہ پھر سے ہماری خوراک کا حصہ بن سکے۔ لیکن اس کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ہمیں اٹلی کے شہر سسلی جانا پڑے گا جہاں کے پہاڑوں پر آج کل موسم گرم مرطوب ہے۔ درختوں کے جھنڈ میں جھینگر کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ اسی دوران جولیو جیلارڈی نامی کسان ہمیں ایک درخت کی شاخ دکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'آپ صحیح وقت پر آئے ہیں، یہ ہے مشہور من (یعنی من وسلویٰ جو خدا کی جانب سے بنی اسرائیل کو کھلایا گیا)۔' ہر درخت کی چھال پر من (عربی میں اَلمَنّ) کی موٹی سفید دھاریں دکھائی دے رہی ہیں۔ من سفید رنگ کا قدرتی رس ہوتا ہے جو درخت کی چھال سے نکلتا ہے۔ یہ صحت کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے اور بائبل میں بھی اس کا کئی بار ذکر آیا ہے۔ صدیوں پہلے لوگ اسے مٹھاس کے حصول اور دوا کے طور پر اس کا استعمال کرتے تھے۔ پرانے وقتوں میں یہ رس 'من' پورے بحیرہ روم میں درختوں کی چھال چھیل کر نکالا جاتا تھا لیکن پچھلے 80 برسوں میں شہروں اور فیکٹریوں کے بڑھنے کی وجہ سے یہ روایت دم توڑتی گئی۔ لیکن پچھلے 30 سالوں سے جولیو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ بائبل میں درج اس 'سُپر فوڈ' من کو خوراک کا حصہ بنایا جائے۔ اور ان کی کوششوں کی بدولت آج شیف اور بیکریوں میں کام کرنے والے اس قدرتی رس کو نئی نئی ترکیبوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ چاہے آپ نے کبھی من چکھا نہ ہو مگر آپ نے اس کا نام ضرور سُنا ہوگا۔ من وسلویٰ وہ کھانا تھا جس کا ذکر مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن میں بھی بنی اسرائیل پر خدا کی ایک خاص نعمت کے طور پر آیا ہے۔ حضرت موسیٰ جب بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلا کر صحرائے سینا میں لائے اور وہ وہاں بھٹک رہے تھے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے شکایت کی کہ وہ ہر روز ایک ہی قسم کا کھانا کھا کھا کر تنگ آگئے ہیں تب خدا نے ان پر 'من وسلویٰ' نازل فرمایا تا کہ ان کی جسمانی وروحانی ضروریات پوری ہوسکیں۔ بائبل میں بھی اسی واقعے کا ذکر ملتا ہے۔ بائبل کی دوسری کتاب ایکسوڈس (خروج) میں من کو 'ایک برف کی طرح باریک اور سفید تہہ' جیسے کھانے کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو زمین پر بچھی ہوتی تھی۔ ماہرین اب تک اس بات پر متفق نہیں ہو سکے کہ بائبل میں جس چیز کا ذکر کیا گیا وہ اصل میں کیا تھی، لیکن صدیوں سے بحیرہ روم کے علاقے میں 'ایش ٹری' نامی درختوں کی چھال سے جو سفید، شہد جیسا اور پرت دار مادہ حاصل کیا جاتا ہے، اسے بھی من پکارا جاتا ہے۔ سسلی کے میڈونی پہاڑوں میں جہاں 40 ہزار ہیکٹر پر محیط 'میڈونی نیشنل پارک' واقع ہے، یہاں من حاصل کرنے کا عمل کم از کم نویں صدی سے جاری ہے۔ اُس وقت اس علاقے پر عربوں کی حکمرانی تھی۔ نشاۃ ثانیہ کے دور میں سسلی کے کسان یہ میٹھا رس (جس کا ذائقہ گنے کی مٹھاس جیسا ہوتا ہے لیکن اس میں ہلکی بادام جیسی خوشبو بھی ہوتی ہے) نکالتے اور اسے بحیرہ روم کے مختلف تاجروں کو فروخت کرتے تھے۔ یہ تجارت اتنی منافع بخش تھی کہ 16ویں صدی میں نیپلز کی حکومت نے اس پر ٹیکس لگا دیا تھا۔ دوسری عالمی جنگ تک منا کی کاشت بہت سے سسلی خاندانوں کے لیے روزگار کا ذریعہ تھی۔ سنہ 1936 کی ایک پرانی ویڈیو میں مقامی کسان من اکٹھا کرتے دکھائی دیتے ہیں جو اُس وقت ادویات بنانے والی کمپنیوں کو فروخت کیا جاتا تھا۔ ان کمپنیوں کو اس سے 'مینٹول' نکالنے میں مدد ملتی تھی۔ یہ ایک قسم کی شکر ہے جو بطورِ مٹھاس اور بعض اوقات جسم سے پانی خارج کرنے والی دوا (diuretic) کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ 1950 کی دہائی میں سائنسدانوں نے مینٹول کو لیبارٹری میں تیار کرنا سیکھ لیا اور اس کے بعد کے برسوں میں منا نکالنے کا روایتی طریقہ تقریباً ختم ہوگیا۔ سنہ 1985 میں جب جولیو جیلارڈی 15 سال بعد اپنے آبائی گاؤں پولینا واپس لوٹے تو انھیں محسوس ہوا کہ ان کی ثقافت کا ایک اہم حصہ ختم ہونے کے قریب ہے۔ وہ کہتے ہیں 'میرے بچپن میں ہر کوئی جانتا تھا کہ من کیسے نکالا جاتا ہے۔ لیکن جب میں واپس آیا تو ایسے کسان 100 سے بھی کم رہ گئے تھے جو یہ کام کر سکتے ہوں۔' پولینا ایک قدیم چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں صرف تین ہزار کے قریب لوگ رہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ چونا کے پتھر کے پہاڑوں کو تراش کر یہ قصبہ بنایا گیا ہو۔ جولیو جیلارڈی نے بچپن میں گرمیوں کے موسم میں اپنے والدین سے من نکالنا سیکھا تھا۔ وہ بتاتے ہیں 'منا نکالنے کا کام پورے خاندان کا ہوتا تھا۔' مرد ہاتھ سے بنی چھوٹی درانتی جیسے اوزاروں کی مدد سے درخت کی چھال پر باریک کٹ لگاتے، عورتیں خشک کیکٹس کے پتوں کی مدد سے رس اکٹھا کرتیں اور بچے اس چپچپے رس کو کون جیسی ایک خاص شکل میں ڈھالتے جسے 'کینولی' کہا جاتا کیونکہ یہ سسلی کے مقامی میٹھے کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ جیلارڈی کے مطابق من نکالنے کا سب سے مشکل حصہ یہ معلوم کرنا ہے کہ درخت کی چھال کب کاٹنی ہے۔ 'ایش ٹری' نامی درخت پورا سال رس بناتے ہیں لیکن وہ صرف سال کے سب سے گرم دنوں میں اتنا رس پیدا کرتے ہیں کہ اسے اکٹھا کیا جاسکے۔' جیلارڈی کہتے ہیں کہ اگر آپ چھال جلدی کاٹ دیں تو درخت من بنانا ہی بند کر دیتا ہے۔ وہ وضاحت کرتے ہیں 'درخت کو کب کاٹنا ہے یہ جاننے کے لیے ایک خاص مہارت چاہیے جو مشاہدے اور تجربے سے آتی ہے۔' ان کے بقول 'آپ کو ہر پودے کو 'سُننا' پڑتا ہے۔' مثال کے طور پر اگر درخت کے پتے گہرے سبز سے ہلکے سبز ہوجائیں اور ان پر زرد دھبے نظر آنے لگیں تو یہ ایک اشارہ ہے کہ اب درخت من نکالنے کے لیے تیار ہے۔ اسی طرح اگر درخت کی جڑوں کے اردگرد زمین میں دراڑیں پڑنے لگیں تو یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے کیونکہ ایسے وقت میں پودا خشک سالی سے بچنے کے لیے اضافی رس پیدا کرتا ہے۔ جب کسانوں کو لگے کہ درخت تیار ہے تو وہ اس کی چھال پر ایک ہلکا سا کٹ لگاتے ہیں اور درخت کے ردِعمل کو دیکھتے ہیں۔ اگر درخت پرانا ہو تو تھوڑا سا سفید رس باہر آتا ہے، پھر کسان آہستہ آہستہ گہرے کٹ لگاتے ہیں اور درخت سے من جڑوں کی طرف بہنے لگتا ہے۔ جیلارڈی کہتے ہیں 'من نکالنے کا ہنر کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ کتاب سے سیکھ سکیں۔ اگر ہم نے یہ ہنر اگلی نسلوں کو نہ سکھایا تو ہماری صدیوں پرانی یہ قیمتی روایت ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے گی۔' پولینا واپس آنے کے کچھ ہی مہینوں بعد جولیو جیلارڈی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ من نکالنے کی دم توڑتی روایت کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ شروع میں مقامی کسان ان کے منصوبے سے بالکل متاثر نہیں ہوئے۔ وہ ہنستے ہوئے ہمیں بتاتے ہیں 'میرے دوستوں نے کہا میں پاگل ہوگیا ہوں، ان کے خیال میں من کا دور ختم ہو چکا تھا۔' لیکن جیلارڈی نے ہار نہیں مانی۔ وہ مہینوں تک اس کے بارے میں سب کچھ سیکھتے رہے۔ انھوں نے بزرگ کسانوں کے ساتھ وقت گزارا تا کہ من نکالنے کی باریکیاں سیکھ سکیں اور وہ پالرمو کی پبلک لائبریری بھی گئے تا کہ اس پر مزید تحقیق کر سکیں۔ وہ کہتے ہیں 'مجھے پتا تھا کہ منا یہاں مٹھاس، جلد کو نرم کرنے اور جسم سے پانی نکالنے والی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے' لیکن وہ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ یہ فوڈ پوائزننگ، جلدی بیماریوں، جوڑوں کے درد اور نزلہ زکام جیسے مسائل میں بھی فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔ وقت کے ساتھ جیلارڈی کو یہ بھی سمجھ آیا کہ منا نے مقامی ثقافت اور جغرافیہ کو کس طرح متاثر کیا ہے۔ مثلاً گاؤں کے قریب کی ایک پہاڑی جس پر ایک مشہور عبادت گاہ واقع ہے اس کا نام 'جبل من' رکھا گیا ہے جو عربی الفاظ 'جبل' (پہاڑ) اور 'من' سے مل کر بنا ہے۔ اسی طرح مقامی زبان میں ایک کہاوت کا ترجمہ کچھ یوں بنتا ہے 'شہد اور منا کھا کر گزارا کرنا' جس کا مطلب ہے ایک آسودہ اور خوشحال زندگی گزارنا۔ سنہ 1986 میں جیلارڈی نے قریبی ریزورٹ میں آنے والے سیاحوں میں من سے متعلق معلوماتی پمفلٹ بانٹنے شروع کیے۔ وہ یاد کرتے ہیں 'سیاح منا کی شفا بخش خصوصیات اور مقامی ثقافت پر اس کے اثرات سے بہت متاثر ہوتے تھے۔' پھر 1990 کی دہائی میں وہ غیر ملکی سیاحوں کو من نکالنے کا عمل دکھانے کے لیے خصوصی ٹور کروانے لگے۔ وہ فخر سے کہتے ہیں 'لوگ اب اسے ہمارا مقامی سپر فوڈ سمجھنے لگے ہیں۔'

من میں مینٹول پایا جاتا ہے جو ایک قدرتی طور پر میٹھا کرسٹل نما مرکب ہے۔ اس کے ساتھ اس میں پوٹاشیئم، میگنیشیئم اور کیلشیئم جیسے اہم منرلز بھی ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف پالرمو کی نباتات کی پروفیسر ویوین سپادارو کے مطابق یہ گاڑھا سفید رس قدرتی غذائی کے سپلیمنٹ کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تا کہ جسم میں خاص طور پر پوٹاشیئم جیسے معدنیات کی کمی کو پورا کیا جا سکے اور یہ کئی ادویات بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ 'من کو قبض، کھانسی، گلے کی خراش اور جلد کے زخموں کے علاج کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے کیونکہ اس میں سوزش کم کرنے اور آرام پہنچانے والی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔' سپادارو یہ بھی کہتی ہیں کہ چونکہ من کا گلیسیمک انڈیکس کم ہے (گلیسیمک انڈیکس وہ پیمانہ ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کوئی غذا خون میں گلوکوز کی سطح کو کتنی تیزی سے بڑھاتی ہے)، اس لیے مخصوص اقسام کا منا ذیابیطس کے مریضوں اور کم کیلوریز والی ڈائٹ پر رہنے والوں کے لیے بطور میٹھا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس وقت جیلارڈی سیاحوں کو من نکالنے کے ٹورز کروا رہے تھے تب انھوں نے اسے حاصل کرنے کا ایک نیا، زیادہ مؤثر طریقہ ایجاد کیا جس میں درخت کی چھال یا کیڑوں سے آلودگی کا خطرہ کم تھا۔ انھوں نے ایک تکنیک تیار کی جسے 'کلین من' کا نام دیا: اس میں درخت پر ایک چھوٹا ایلومینیم کا نالی نما پائپ لگایا جاتا ہے جس میں درخت سے بہنے والا منا نکلتا ہے۔ اس طریقے سے ان کی منا کی پیداوار تقریباً دگنا ہوگئی۔ آنے والے برسوں میں جیلارڈی نے یہ من بیکریوں اور پیسٹری بنانے والے شیفز کو بیچنا شروع کر دی جنھوں نے اسے کینولی، ویفرز، فلیکس اور چاکلیٹس جیسی چیزوں میں شامل کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے دواخانوں کو بھی من فروخت کیا جہاں اسے قبض کشا، منرل سپلیمنٹس اور جلد کی مصنوعات بنانے کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ حالیہ برسوں میں فرانسیسی سکن کیئر برانڈز بائیوتھرم اور ویس روچر نے بھی منا کو اپنی موئسچرائزر مصنوعات میں شامل کیا ہے۔ سال 2002 میں بین الاقوامی ادارے سلوفوڈ نے میڈونی کے پہاڑوں سے حاصل ہونے والے من کو 'محفوظ خوراک' قرار دیا۔ 2000 کی دہائی کے وسط تک منا مقامی شیفز اور مٹھائی بنانے والوں میں بہت مقبول ہو چکا تھا۔ جوزپے زِنگالیس جو قریبی گاؤں کاسٹیلبونو کے ریستوران میں شیف ہیں، بتاتے ہیں کہ میں نے من اور بادام سے فروٹ کیک (پینڈولچے) بنانا شروع کیا لیکن پھر مجھے اندازہ ہوا کہ منا نمکین کھانوں کے ساتھ بھی بہت اچھا ذائقہ دیتا ہے۔ ان کے ریستوران میں من سے بنے کئی منفرد پکوان ملتے ہیں۔ اسی قصبے کے ایک اور ریستوران میں شیف پیپے کیرولو اور ان کی بیٹی فرانچیسکا منا کو پیس کر اپنی مقبول ڈش میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ فرانچیسکا کہتی ہیں 'اہم بات یہ ہے کہ من کو سمجھداری سے استعمال کیا جائے۔ تھوڑا سا منا بھنے گوشت کے ذائقے کو ایک اچھا توازن دیتا ہے لیکن اگر زیادہ ڈالیں تو کھانا حد سے زیادہ میٹھا ہو جاتا ہے۔' من میں سب سے زیادہ دلچسپی پیسٹری شیفس کو ہے۔ نکولا فیاسکونارو اٹلی کے معروف پیسٹری ماسٹرز میں سے ایک ہیں۔ وہ ایک خاص پینیٹون تیار کرتے ہیں جو کرسمس پر کھایا جانے والا روایتی اٹالین فروٹ کیک ہے۔ یہ کیک چاکلیٹ اور جمے ہوئے منا کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔ مشہور شیف ڈیوِ دے اولدانی (جن کا ریستوران میلان کے قریب ہے) نے 2014 سے 2016 تک اپنے مینو میں چاکلیٹ میں ڈوبے ہوئے منا سٹکس بھی شامل کیے تھے۔ آج کل میڈونی کے اس سفید خزانے جسے اکثر 'سفید سونا' بھی کہا جاتا ہے، کی قیمت 200 یورو فی کلوگرام تک جا پہنچی ہے اور یہ چینی کے بغیر بنے بیکری آئٹمز جیسے مفنز اور بسکوٹی میں استعمال ہو رہا ہے۔ سنہ 2015 میں جیلارڈی اور دوسرے کسانوں نے مل کر منا تنظیم بنائی تا کہ منا کی مصنوعات کو فروغ دیا جا سکے اور نوجوان کسانوں کو منا نکالنے کی طرف راغب کیا جا سکے۔ زیادہ تر شیف اب اسی تنظیم سے منا خریدتے ہیں۔ ماریو چِرو، جو منا تنظیم کا حصہ ہیں، کہتے ہیں کہ 'میں بچپن سے منا کے بارے میں سنتا آیا ہوں لیکن کبھی اسے نکالنے کا طریقہ نہیں سیکھا۔' کاسٹیلبونو میں پیدا ہونے والے ماریو نے کئی سال تک دنیا کے مختلف ممالک میں بطور شیف کام کیا اور پھر واپس میڈونی آ گئے۔ اپنی تربیت کے دوران ماریو نے مہینوں جیلارڈی سمیت کئی بزرگ کسانوں کے ساتھ وقت گزارا۔ وہ کہتے ہیں: 'جولیو (جیلارڈی) نے مجھے منا نکالنے کے کئی طریقے سکھائے لیکن اصل چیز جو میں نے ان سے سیکھی وہ منا کی کاشت کا جنون تھا۔' آج ماریو کاسٹیلبونو کے قریب واقع اپنی زمین پر ایش ٹری کے 200 درخت سنبھالتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ مزید نوجوان بھی منا نکالنے کا یہ ہنر سیکھیں گے۔ نوجوان کسانوں کو ٹاکالووری (سسلی کی زبان میں اس کا مطلب ہے 'درخت کی چھال کاٹنے والا') کا پیشہ اپناتے دیکھ کر جیلارڈی کو سب سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: 'منا نکالنے کا ہنر سیکھنے والا ہر نوجوان ایک صدیوں پرانی روایت کو زندہ رکھنے میں مددگار ہے۔'

وہ سبزیاں اور پھل جن کے چھلکے پھینک کر آپ غلطی کر رہے ہیں

ہم اکثر بہت سی سبزیوں اور پھلوں کے چھلکوں کو یہ سوچ کر پھینک دیتے ہیں کہ یہ ہمارے کسی کام کے نہیں لیکن درحقیقت یہ چھلکے غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ جیسے ہم کیلا کھاتے وقت بھی بیشتر اوقات اس کے چھلکے کو انتہائی لاپرواہی سے پھینک دیتے ہیں لیکن کیلے کا چھلکا اس کے اوسط وزن کا تقریباً ایک تہائی بنتا ہے اور یہ انتہائی مفید غذائی اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح مالٹے کا 20 فیصد حصہ اس کے چھلکے پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک تحقیق کے مطابق سنہ 2018 میں ڈیڑھ کروڑ ٹن مالٹے کا چھلکا ایسا تھا جسے استعمال میں نہیں لایا گیا۔ کیوی کا نو سے 13 فیصد حصہ اس کے چھلکے پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ ایک انار میں دانوں اور چھلکے کی مقدار تقریباً برابر ہوتی ہے۔ عالمی سطح پر ہر برس تقریباً ایک تہائی خوراک ضائع ہو جاتی ہے جو 3.1 ارب ٹن بنتی ہے۔ فوڈ انڈسٹری میں اب اس بارے میں دلچسپی بڑھ رہی ہے کہ سبزیوں اور پھلوں کے چھلکے میں موجود غذائی اجزا کا بہتر انداز میں استعمال کیا جائے لیکن آپ اپنے گھر میں بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ اپنے کچن میں ایسی چیزیں بنائیں یا وہ تراکیب اپنائیں جس میں کسی پھل یا سبزی کو پورے کا پورا استعمال کیا جا سکے۔ اس تحریر میں ہم روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی کچھ سبزیوں اور پھلوں کے چھلکوں میں پائے جانے والی غذائیت کے بارے میں بات کریں گے اور یہ بھی جاننے کی کوشش کریں گے کہ ان کو کیسے قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔

پیاز

پیاز ہمارے روزمرہ کے کھانوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سبزی ہے لیکن اسے کاٹتے وقت آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو صاف کرنے سے بھی پہلے ہم اس کے چھلکے کو کچرے کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ پیاز کے چھلکے میں 'فلیوونائیڈز' نامی کیمیکل پائے جاتے ہیں جو اینٹی آکسیڈینٹ اور سوزش کم کرنے کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ پیاز کو ابال کر ان 'فلیوونائیڈز' کو نکالا جا سکتا ہے، جس سے ایک انتہائی گہرا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیاز کے بیرونی چھلکے میں ٹیننز (وہ مالیکیول جو شراب کو خشک ذائقہ دیتے ہیں) پائے جاتے ہیں۔ جیسے ٹیننز کی وجہ سے شراب کے دھبوں کو صاف کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے ویسے ہی پیاز میں موجود ٹیننز کاٹن اور لینن کے کپڑوں کے لیے ایک مؤثر رنگ بناتے ہیں۔ ہم آپ کو پیاز کے چھلکوں کا کارآمد بنانے کا ایک آسان طریقہ بتاتے ہیں۔ ایک کپڑا لیں، جیسے کے جراب اور اسے گرم پانی سے اچھی طرح دھو لیں۔ اس کے بعد ایک برتن میں پانی اور پیاز کے چھلکے رکھ کر درمیانی آنچ پر 15 منٹ تک ابالیں، یہاں تک کے پانی کا رنگ گہرا زرد ہو جائے۔ اس کے بعد اس پانی کو چولہے سے اتار لیں اور پیاز کے چھلکے ایک چمچ کی مدد سے علیحدہ کر دیں۔ اس پانی میں پھر کپڑے کا وہ ٹکڑا ڈالیں جو خشک ہو چکا ہوگا۔ پانی میں کپڑے کے ٹکڑے کو 30 منٹ سے ایک گھنٹے تک ڈھک کر رکھیں۔ اس کے بعد کپڑے کو نچوڑے بغیر کسی ٹھنڈی جگہ پر خشک ہونے دیں۔ اگر یہ زرد رنگ اتنا گہرا نہیں تو اس عمل کو اس وقت تک دہرائیں جب تک آپ مطلوبہ رنگ حاصل نہیں کر لیتے۔ مختلف قسم کے پیاز استعمال کر کے آپ پیلا اور سبز رنگ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ادرک

پیاز کے علاوہ ادرک بھی ہمارے روزمرہ کے کھانوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس کا چھلکا بھی انتہائی مفید ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا فائبر اور وٹامنز کا ذریعہ ہے جس میں وٹامن سی، کیلشیئم، آئرن اور دیگر شامل ہیں۔ تو اگر آپ ادرک کے چھلکے کو ضائع نہیں کرتے تو آپ اسے کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ادرک کو چھلکا اتارے بغیر کھانوں میں استعمال کریں تاہم آپ اس کے چھلکے کو کچھ اور طریقوں سے بھی کارآمد بنا سکتے ہیں۔ کوئی سوپ بناتے وقت اس میں ادرک کے چھلکے کو ڈال دیں لیکن سوپ پینے سے پہلے چھلکوں کو نکال دیں۔ آپ پانی میں ادرک کے چھلکے ڈال کر اسے ابال لیں اور اپنے فریج میں محفوظ کر لیں۔ بعد میں آپ اسے جوس، سموتھیز یا کاک ٹیل بناتے ہوئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سبزی بناتے ہوئے بھی اس پانی کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ادرک کے چھلکے کو استعمال کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ آپ اسے اوون میں روسٹ کر لیں اور پھر اس کو پیس کر اس کا پاؤڈر تیار کر لیں۔ یہ پاؤڈر ادرک والی چائے جبکہ دیگر کھانوں اور بیکنگ میں بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

رمضان عید کے موقع پر غیر مسلم بھائیوں کے لیے دعوتِ شیر خورمہ

وحدتِ اسلامی اکولہ کا شاندار اہتمام

اکولہ: 16؍اپریل: رمضان کے مقدس مہینے کے اختتام پر منائی جانے والی عید الفطر کے موقع پر وحدتِ اسلامی اکولہ نے ایک منفرد پہل کرتے ہوئے غیر مسلم بھائیوں کو شیر خورمہ کی دعوت میں شامل کیا۔ یہ پروگرام خاص طور پر غیر مسلم بھائیوں کے لیے رکھا گیا تھا، جہاں تمام مذاہب کے لوگوں نے رمضان، عید، مسجد اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ مقامی نگینہ مسجد میں وحدتِ اسلامی اکولہ کے تعاون سے منعقد ہونے والے اس پروگرام میں سینکڑوں غیر مسلم بھائیوں کو مدعو کیا گیا۔ پروگرام کی مرکزی کشش رمضان کی روایتی مٹھائی شیر خورمہ (دودھ، سویاں اور خشک میوہ جات سے تیار ہونے والا پکوان) تھی، جو تمام مہمانوں میں بانٹی گئی اور سب نے اس کا لطف اٹھایا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہوا۔ آصف احمد خان نے پروگرام کے مقصد اور مسجد کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ "مسجد سجدہ کرنے کی جگہ ہے۔ یہاں مسلمان دن میں پانچ وقت نماز پڑھنے آتے ہیں۔ نماز کے لیے بلانے کے لیے اذان دی جاتی ہے۔" پروگرام کے مرکزی مقرر عمران شیخ نے اپنے خطاب میں کہا کہ "عید صرف روزہ داروں کی خوشی نہیں، بلکہ پورے معاشرے کے ساتھ مل کر جشن منانے کا دن ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر مذہب کے لوگ اس محبت اور یکجہتی کو محسوس کریں"، اسی لیے یہ پروگرام رکھا گیا۔ انہوں نے رمضان اور قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ "رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا، اسی لیے اسے مقدس مقام حاصل ہے۔ قرآن صرف مسلمانوں کی کتاب نہیں، بلکہ تمام انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔" قرآن کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "ساری انسانیت ایک ماں باپ کی اولاد ہے۔ اللہ کے نزدیک کوئی چھوٹا بڑا، کوئی امیر غریب، کوئی گورا کالا نہیں۔ اللہ کے ہاں وہی بہتر ہے جو پرہیزگار ہو۔ تمام کائنات کا مالک صرف ایک ہے، اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اس لیے ہمیں سچائی کی راہ تلاش کرنی چاہیے۔" انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "میڈیا اور سوشل میڈیا پر اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں، اس لیے ہر شخص کو قرآن اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔" اس دعوت میں شامل ہونے والے ہندو برادری کے ایک فرد نے کہا، "یہ پہلا موقع ہے جب میں نے عید کی دعوت میں شیر خورمہ چکھا۔ یہ نہ صرف ذائقے میں لاجواب تھا، بلکہ اس پروگرام نے ہمیں مسجد آنے اور اسلام سمجھنے کا موقع دیا۔" رامیشور سپکال مراٹھا سیوا سنگھ نے کہا کہ "بھارت جیسے متنوع ملک میں ایسے پروگرام فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بڑھاتے ہیں۔" وحدتِ اسلامی اکولہ کی اس کاوش کی تمام نے تعریف کی۔ اس پروگرام نے ثابت کیا کہ چھوٹی چھوٹی کوششیں معاشرے میں بڑی تبدیلی لا سکتی ہیں۔ عید کی اس دعوت نے نہ صرف روایتی پکوان کا لطف بانٹا، بلکہ اعتماد اور محبت کا نیا پل بھی تعمیر کیا۔ رمضان کی تقدیس اور عید کی رونق کے درمیان یہ پروگرام عبدالرحیم صاحب کے شکریہ کلمات پر اختتام کو پہنچا۔ وحدتِ اسلامی اکولہ یونٹ کے تمام کارکنوں نے اسے کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اردو میڈیم سے ایم بی اے و ایم کام کورسز میں داخلے

حیدرآباد، 16 اپریل (پریس نوٹ) ڈاکٹر شرافت حسین Tausch کمپنی کے کو فاؤنڈر اور ڈائرکٹر ہیں۔ انہوں نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ سے ایم بی اے کا کورس مکمل کیا۔ یو جی سی کا نیٹ امتحان پاس کرنے کے بعد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سے ہی ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی تعلیم مکمل کی اور آج ڈاکٹر شرافت حسین دبئی میں واقع ایک امریکی یونیورسٹی میں بطور پروفیسر کارگزار ہیں۔ ڈاکٹر شرافت حسین کے مطابق اردو یونیورسٹی سے اردو میں تعلیم حاصل کر کے ایک امریکی یونیورسٹی میں ملازمت کرتے ہوئے انہوں نے ثابت کیا کہ اردو میڈیم سے تعلیم کا حصول کسی طرح سے کوئی رکاوٹ نہیں بلکہ اردو طلبہ کو آگے بڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر شرافت حسین کی طرح مانو سے فارغ بیشتر طلبا ملک و بیرون ملک اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پروفیسر عبدالعظیم، صدر شعبۂ مینجمنٹ و کامرس کے مطابق مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں سال 2004ء میں ایم بی اے کا پروگرام پوسٹ گریجویٹ سطح پر شروع کیا گیا اور ابتداء سے ہی یہاں سے فارغ طلبہ کو روزگار مارکٹ میں بڑی آسانی سے ملازمتیں ملنے لگی ہیں۔ ان کے مطابق ایم بی اے کا ذریعہ تعلیم تو اردو ہی ہے مگر طلبہ کو انگریزی اور پرسنالٹی ڈیولپمنٹ اور دیگر مضامین میں بھی ماہر بنایا جاتا ہے۔ اے آئی سی ٹی ای کا سفارشی نصاب پڑھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مانو کے ایم بی اے پاس طلبہ نے اندرون ملک جاب مارکٹ میں کامیابی کے پرچم لہرائے۔ ساتھ ہی بیرون ممالک میں بھی انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر ثابت کیا کہ اردو میڈیم سے تعلیم طالب علم کو آگے بڑھنے میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس شعبے کے تحت چار سالہ بی کام (آنرس/ریسرچ) بھی چلایا جاتا ہے۔ مانو کے ایم بی اے (پوسٹ گریجویٹ) پروگرام میں داخلہ کے لیے طالب علم کو کسی بھی مضمون میں 50 فیصد نشانات سے گریجویشن کامیاب ہونا لازمی ہے۔ اس کورس میں نشستوں کی کل تعداد 120 ہے۔ داخلہ انٹرنس میں رینک کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ داخلہ فارم آن لائن یونیورسٹی کے پورٹل پر داخل کرنا ہوگا۔ درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ 13 مئی 2025 ہے۔ کورس کے متعلق مزید تفصیلات اور رہبری کے لیے ان فون نمبرات 9849325765 اور 9700911532 پر رابطہ کریں۔ غیر مقامی طلبہ کو ہاسٹل کی محدود گنجائش ہے۔ شعبۂ کامرس و مینجمنٹ کے تحت پوسٹ گریجویشن کی سطح پر ایم کام کا بھی کورس اردو میڈیم سے چلایا جا رہا ہے۔ ایم کام میں نشستوں کی تعداد 40 ہے جس میں داخلہ میرٹ کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ درخواست داخل کرنے کی آخری تاریخ 4 جون مقرر ہے۔

اکولہ: عید ملن کا پروگرام شاندار جوش وخروش سے منایا گیا

اکولہ: 16؍اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ پنچایت سمیتی کے تحت خدمات انجام دینے والے انشکالین اردو اساتذہ کی جانب سے مقامی کرمچاری بھون میں حال ہی میں عید ملن کا خوبصورت اور پُرجوش پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس تقریب میں بین المذاہب ہم آہنگی، اتحاد و بھائی چارے کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ پروگرام کی صدارت ضلع پریشد اکولہ کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر منوج جدھو نے کی، جب کہ ڈپٹی سی ای او جناب وِنائے ٹھمکے، پریہار صاحب، مبین شہزاد سر، اطہر پرویز سر، وسیم سر (کیندر پرمکھ)، شاہد اقبال سر، پاٹل سر مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے موجود رہے۔ اس موقع پر انشکالین اردو اساتذہ کو اعزازات سے نوازا گیا اور ان کی تعلیمی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد معاشرے میں بھائی چارے اور باہمی میل جول کو فروغ دینا تھا، جسے تمام شرکاء نے سراہا۔ پروگرام کے اختتام پر شیر خرما اور مختلف مٹھائیوں سے شرکاء کی تواضع کی گئی، جس نے محفل کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا عید ملن تھا جو انشکالین اردو اساتذہ کی جانب سے منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی کامیابی میں جن انشکالین اساتذہ نے اہم کردار ادا کیا ان میں شیخ ریاض اللہ سر، امیر پٹھان سر، حسین شاہ سر، ناظم سر، حسن سر، مخدوم خان سر، مجاہد سر، واجیدہ باجی، عمران علی سر، وشال ٹکار سر، اور مانکر سر شامل ہیں۔ اردو اور مراٹھی میڈیم کے اساتذہ کے اشتراک سے منعقدہ اس تقریب نے سماجی ہم آہنگی، اتحاد، اور محبت کا جو پیغام دیا، وہ قابل تحسین ہے۔ مقامی اساتذہ تنظیم اردو اکھل بھارتی ٹیچر سنگھٹنا اور مراٹھی میڈیم کے اساتذہ تنظیم بھی خوب سراہا مختلف تعلیمی تنظیموں اور مقامی اساتذہ کی جانب سے اس کامیاب کوشش کی خوب ستائش کی جا رہی ہے۔

بھیونڈی میں 4 سال بعد 17 سالہ لاپتہ لڑکے کا کنکال برآمد، ملزم کی گرفتاری سے قتل کا معمہ حل

تھانے کرائم برانچ نے ملزم کو اتراکھنڈ سے کیا گرفتار، پوچھ تاچھ کے دوران پولیس اسٹیشن سے ہو گیا تھا فرار

چار سال قبل ایک نوجوان کو قتل کر کے اس کی لاش کو ملزم نے اپنی کرانہ کی دکان کے اندر دفن کر دیا تھا

بھیونڈی: 16؍اپریل (شارف انصاری):- بھیونڈی کے نئی بستی علاقے کے نہرونگر میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب تھانے کرائم برانچ پولیس نے چار سال قبل لاپتہ ہونے والے 17 سالہ نوجوان کے قتل کے ملزم کو گرفتار کر کے بھیونڈی لایا اور اس کی اطلاع کی بنیاد پر کرانہ کی دکان کے اندر فرش کھود کر نوجوان کا کنکال برآمد کیا۔ چار سال قبل ملزم مولانا کو بھیونڈی سٹی پولیس نے 17 سالہ نابالغ کے لاپتہ ہونے کے معاملے میں مشتبہ کے طور پر پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا تھا، جہاں سے موقع دیکھ کر ملزم فرار ہو گیا۔ اب تھانے کرائم برانچ پولیس نے اسے ریاست اتراکھنڈ سے گرفتار کر کے قتل کا معمہ حل کیا ہے اور بھیونڈی سے نوجوان کا کنکال برآمد کیا ہے۔ واضح ہو کہ نئی بستی علاقے کے نہرونگر کا رہائشی 17 سالہ شعیب شیخ اپنی سات بہنوں میں اکلوتا بھائی تھا۔ جو 20 نومبر 2020 کو اچانک لاپتہ ہو گیا تھا۔ اس معاملے میں لاپتہ بچے کے اہل خانہ کی شکایت پر بھیونڈی سٹی پولیس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 363 کے تحت اغوا کا مقدمہ درج کر کے شعیب شیخ کی تلاش شروع کر دی تھی۔ جس کے بعد جنوری 2023 میں خفیہ اطلاع کی بنیاد پر سٹی پولیس نے اسی علاقے کی اشرفل مسجد میں بچوں کو پڑھانے والے مولانا غلام ربانی غفور رحمان شیخ (35) کو پوچھ گچھ کے لیے شک کی بنیاد پر حراست میں لے لیا۔ جہاں سے ملزم نے موقع کا فائدہ اٹھا کر پوچھ گچھ کے دوران فرار ہو گیا۔ پولیس اس کی پوری سرگرمی سے تلاش کر رہی تھی اور اس وقت بھیونڈی سٹی پولیس اسٹیشن کے سینئر پولس انسپکٹر چیتن کاکڑے نے شہر کے مختلف مقامات پر پوسٹر چسپاں کیے تھے، جس میں انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ مفرور ملزمان کے بارے میں معلومات دینے والے کو 25 ہزار روپے دینے کا اعلان پولیس نے کیا تھا۔ لیکن مذکورہ ملزم کا کہیں سے کوئی سراغ نہیں ملا۔ جس کے بعد 8 اپریل 2025 کو تھانے کرائم برانچ کی پراپرٹی سیل ٹیم نے ملزم غلام ربانی کو ریاست اتراکھنڈ سے گرفتار کر کے بھیونڈی کی عدالت میں پیش کیا جہاں عدالت نے اسے 11 دن کے لیے پولیس کی تحویل میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ دریں اثناء پولیس کی جانب سے سخت پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ 4 سال قبل اس نے 17 سالہ شعیب شیخ کو قتل کر کے اس کی لاش کو کرانہ کی دکان کے اندر دفن کر دیا تھا۔ جس کے بعد تھانے کمشنر اشوک ڈمبرے کی قیادت اور ایڈیشنل کمشنر پنجاب راؤ اگلے کی رہنمائی میں ڈپٹی کمشنر امر سنگھ جادھو، تھانے کرائم برانچ کے پراپرٹی سیل کے سینئر پولیس انسپکٹر گورکھناتھ گھرگے، فرانزک ٹیم، بھیونڈی تحصیلدار اور آئی جی اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مادھوی پانڈرے، سٹی پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر، پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ پراپرٹی سیل تھانے کرائم برانچ اور فارنسک ٹیم آج کلیان روڈ پر واقع نوی بستی نہرو نگر علاقے میں پہنچی اور سپر گروسری کی دکان کے اندر فرش کی کھدائی کر وہاں سے انسانی کنکال برآمد کیا جسے تحقیقات کے لیے فارنسک لیب بھیج دیا گیا ہے۔ مقتول کے لواحقین کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمان کو پھانسی دی جائے، ساتھ ہی لواحقین نے مطالبہ کیا کہ اس قتل کیس میں ملوث تمام ملزمان کو بھی گرفتار کر کے انہیں بھی سزا دی جائے۔ اس بڑی کارروائی میں تھانے کرائم پراپرٹی سیل کے سینئر پی آئی گورکھ ناتھ گھرگے، اسسٹنٹ پولس انسپکٹر عبدالملک، اویناش مہاجن، ایس آئی شیواجی گائیکواڑ، روکڑے، پولس حوالدار پرشانت برکھے، سندیپ بانگرے، مہیش سبلے، سچن کوہلی، اوہاد، ساونت، راجپوت، راجپوت، اے گوٹھ، گل، گوٹھ وغیرہ شامل تھے۔

خادم الحجاج کمیٹی مہاراشٹر کے زیر اہتمام

17؍اپریل کو حج، عمرہ و زیارتِ مدینہ منورہ تربیتی کیمپ

ناندیڑ: 16؍اپریل (پریس ریلیز) خادم الحجاج کمیٹی مہاراشٹر کے زیر اہتمام 17؍اپریل 2025ء بروز جمعرات بوقت صبح دس بجے تا نمازِ عصر تک پاکیزہ فنکشن ہال، حیدرآباد روڈ، نزد اولڈ برج، ناندیڑ میں عازمین کے لیے حج، عمرہ و زیارتِ مدینہ منورہ تربیتی کیمپ جناب الطاف احمد ثانی صاحب (مدیر اعلیٰ روزنامہ عالمی تحریک، ناندیڑ) کی سرپرستی میں رکھا گیا ہے۔ جس میں خصوصی خطاب حضرت مفتی سید شفیع الدین صاحب قاسمی (وائی بازار، ناندیڑ) کریں گے، جبکہ بحیثیت ٹرینرز جناب الحاج مرزا عسکر اللہ بیگ، اردھاپور اور مہاراشٹر اسٹیٹ حج کمیٹی کے ٹرینر الحاج محمد مخدوم پاشاہ صاحب عازمین کی تربیت فرمائیں گے۔ تمام عازمین سے مہاراشٹر اسٹیٹ حج کمیٹی کے ٹرینر الحاج محمد مخدوم پاشاہ صاحب نے گزارش کی ہے کہ اس تربیتی کیمپ میں شرکت فرما کر حج، عمرہ و زیارتِ مدینہ سے متعلق تربیت حاصل کریں۔ مزید تفصیلات کے لیے 9823743584، 9665827635 پر ربط کیا جا سکتا ہے۔

ٹرمپ نے امریکا میں غیر ملکی شہریوں کے لیے نئے قوانین جاری کر دیے، نافرمانی پر جیل ہو سکتی ہے

امریکہ: 16؍اپریل: ٹرمپ حکومت نے امریکہ میں مقیم غیر ملکی شہریوں کے لیے نیا اصول نافذ کر دیا ہے۔ نئے اصول کے مطابق امریکہ میں 30 دنوں سے زیادہ سے رہ رہے غیر ملکی شہریوں کو خود کو رجسٹر کرانا ہوگا۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان پر جرمانہ لگایا جا سکتا ہے یا پھر جیل بھی جانا پڑ سکتا ہے۔ ساتھ ہی انہیں ملک سے بے دخل بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہوم لینڈ سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے نئے حکم کے مطابق 30 دنوں سے زیادہ وقت تک امریکہ میں رہنے والے غیر ملکی شہریوں کو وفاقی حکومت کے ساتھ خود کو رجسٹر کرانا ہوگا۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اسے ایک جرم تصور کیا جائے گا۔ واضح ہو کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے امریکی صدارتی عہدے پر فائز ہونے کے بعد سے ہی امریکہ میں غیر قانونی طور پر رہنے والے لوگوں کے خلاف حکومت سخت کارروائی کر رہی ہے۔

تھانے ریلوے اسٹیشن پر ہندوستانی ریلوے کا 172 واں یومِ تاسیس جوش وخروش سے منایا گیا

جہاں سے پہلی ٹرین روانہ ہوئی، وہیں ریل کی وراثت کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا

تھانے: 16؍اپریل (آفتاب شیخ) 16 اپریل 1853 کو تھانے سے بوری بندر (ممبئی) تک 34 کلومیٹر طویل سفر پر روانہ ہونے والی ایشیا کی پہلی مسافر ٹرین کی یاد میں بدھ کے روز تھانے ریلوے اسٹیشن پر ہندوستانی ریلوے کا 172 واں یوم تاسیس بھرپور جوش وخروش سے منایا گیا۔ اس تاریخی موقع پر تھانے ریلوے اسٹیشن پر ایک پروقار تقاریب منعقد ہوئی جس میں رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے، مقامی رکن اسمبلی سنجے کیلکر، اسٹیشن ماسٹر کیشو تاوڑے، ریلوے افسران، شری ریلوے مسافر ایسوسی ایشن، یووا سینا کے نمائندگان اور بڑی تعداد میں شہری شریک ہوئے۔ تقاریب کے دوران کیک کاٹا گیا، بینڈ باجے کے ساتھ جشن منایا گیا، اور ریلوے کے محنتی ملازمین کو گلپوشی اور تحائف کے ذریعے خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ ایک تقریب کے دوران رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے نے اس موقع پر کہا کہ "ریلوے، تھانے اور ممبئی کے شہریوں کے لیے محض ایک سفری سہولت نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت ہے جس نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو جوڑے رکھا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہندوستانی ریلوے کا آغاز تھانے سے ہوا۔" انہوں نے ریلوے کے مختلف مسائل پر ایوان میں مسلسل آواز اٹھانے کے اپنے عزم کا اعادہ بھی کیا۔ وہی دوسری تقریب میں موجود مقامی ایم ایل اے سنجے کیلکر نے کہا کہ تھانے میں پہلی ٹرین کا انجن ہونا شہر کے لیے باعثِ فخر ہے اور اس تاریخی یادگار کی خوبصورتی اور حفاظت کے لیے ان کی کوششیں جاری رہیں گی۔ تاریخی اہمیت کے حامل تھانے اسٹیشن پر نمائش کے لیے رکھا گیا پہلا انجن شہریوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ مقامی شہریوں نے اس انجن کی حالت بہتر بنانے اور اسے مزید محفوظ انداز میں پیش کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ ان تقاریب کا اہتمام ریلوے مسافروں کی ایسوسی ایشن، تھانے ریلوے انتظامیہ اور یووا سینا کے نتن لانڈگے، نندکمار دیشمکھ، سدھاکر پتنگراو کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ ریلوے کی یہ سالگرہ نہ صرف ایک تاریخی جھلک ہے بلکہ یہ آج بھی ملک کی سماجی، اقتصادی اور ثقافتی ترقی کا لازمی جزو ہے۔ تھانے میں ہر سال اس دن کو منانا نئی نسل کو اپنے ورثے سے جوڑنے کی ایک خوبصورت روایت بن چکی ہے۔

وقف ترمیمی بل کی سیاسی غرض وغایت؟

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

وقف ترمیمی بل کا اصل مقصد بی جے پی کے شدّت پسند ہندو رائے دہندگان کی خوشنودی ہے۔ 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی 'سب کا ساتھ سب کا وکاس (ترقی)' کا نعرہ لگا کر اقتدار پر فائز ہوئے۔ اس وقت ان کا گیم پلان یہ تھا کہ اٹل بہاری واجپائی کی مانند مسلمان سمیت سبھی طبقات کا اعتماد حاصل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حلف برداری کی تقریب میں میاں نواز شریف کو دعوت دی اور پھر بن بلائے پاکستان کا دورہ بھی کر دیا۔ یہ اپنی شبیہ سدھارنے کی ایک کوشش تھی۔ اس دوران وہ رام مندر جیسے فرقہ وارانہ مسئلہ سے بھی الگ تھلگ "اچھے دن آنے والے ہیں" کا خواب بیچتے رہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی پہلی مدت کار میں انہوں نے سوچا کیوں نہ تین طلاق کا معاملہ اچھال کر مسلمان خواتین کے ووٹ بنک پر ہاتھ مارا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے انتخاب سے قبل سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی آڑ میں صدارتی آرڈیننس جاری کروا دیا۔ یہ ان کی بہت بڑی غلطی تھی۔ ملت اسلامیہ نے اسے بجا طور پر شریعت میں مداخلت کے طور پر لیا اور اس طرح ان کے سارے کیے کرائے پر پانی پھر گیا یعنی ان کی مسلم دشمنی والی شبیہ پھر سے سامنے آ گئی۔ 2019 کے انتخاب سے قبل رافیل کی بدعنوانی سامنے آئی تو اس بات کا خطرہ رونما ہو گیا کہ راجیو گاندھی کے بوفورس کی مانند یہ مودی سرکار کو لے ڈوبے گی۔ سنگھ کے دانشور بھی 220 تک کی توقع کرنے لگے تھے ایسے میں پلوامہ اور سرجیکل اسٹرائیک کا جوا چل گیا۔ بی جے پی پہلے سے زیادہ نشستوں پر کامیاب ہو گئی۔ اب یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ 'ساتھ اور وکاس' کا نعرہ ناممکن ہدف ہونے کے سبب اقتدار میں رہنے کے لیے ہندو شدت پسندی ہی واحد راستہ ہے۔ 2019 کے بعد اس نئی حکمتِ عملی پر سفر جاری رکھنے کی خاطر راجناتھ سنگھ کو وزیر دفاع بنا کر ملک سرحدوں پر دفع کر دیا گیا اور ان کی جگہ وزارت داخلہ کی باگ ڈور امیت شاہ کے حوالے کی گئی۔ انتخابات کے بعد پہلے ہی اجلاس میں تین طلاق پر ایوانِ پارلیمان میں قانون سازی کی گئی اور پھر کشمیر کی دفع 370 کا خاتمہ کر کے نہ صرف ریاست کا خصوصی درجہ ختم کیا گیا بلکہ اسے تقسیم کر کے مرکز کے تحت علاقہ بنا دیا گیا۔ ہندو شدت پسند رائے دہندگان کی ناز برداری (appeasement) کا اس طرح پرزور آغاز کیا گیا۔ اس کے بعد رام مندر کا عدالتی فیصلہ کروا کر اس کا سنگ بنیاد اور بلقیس بانو کے زانیوں کی رہائی بھی اسی حکمت عملی کا حصہ تھی۔ بی جے پی اس نئی حکمتِ عملی کا طریقۂ کار یہ تھا کہ مسلمانوں کے خلاف ہندو عوام میں نفرت پھیلاؤ اور پھر ان پر ظلم کر کے شدت پسند ہندوؤں کو خوش کرو تاکہ وہ مہنگائی اور بیروزگاری جیسے مسائل کو بالائے طاق رکھ کر ہندو سماج ان کو ووٹ دیتا رہے۔ دہلی کا فساد اور مظالم یا این آر سی و سی اے اے کا قانون مسلمانوں کو پریشان کر کے دہشت پسند ہندوؤں کی خوشنودی کا ذریعہ تھا۔ 2024 کی انتخابی مہم میں نہ صرف 'سب کا ساتھ سب کا وکاس' اپنی موت مر گیا بلکہ پاکستان کے بجائے ہندوستانی مسلمان نشانے پر آ گئے۔ ان کے ذریعہ ہندو خواتین کے منگل سوتر کو لاحق خطرات کا ذکر ہونے لگا اور ہندوؤں کو ڈرانے کے لیے کانگریس کے ان کی بھینس اور نل کی ٹونٹی بھی چھین کر مسلمانوں کو دینے کے خدشات پیدا کیے گئے۔ اس بار یہ جادو نہیں چلا اور 400 پار کا خواب دیکھنے والی بی جے پی 240 پر آ گئی۔ حکومت سازی کے لیے جب بی جے پی کو نتیش کمار اور نائیڈو کی بیساکھیوں کا سہارا لینا پڑا تو جن ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کا خیالی خوف پیوست کر دیا گیا تھا ان کے اندر اندیشوں کا پیدا ہونا فطری بات تھی۔ وہ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ کیا یہ لنگڑی لولی بی جے پی سرکار کیسے ہمارا تحفظ کر پائے گی؟ یہ سوال بی جے پی کے لیے سمِ قاتل تھا کیونکہ اسی طرح ووٹ بنک کھسکتا ہے۔ بی جے پی کے ساتھ رائے دہندگان اسی وقت تک رہتے ہیں جب تک کہ وہ دماغ کے بجائے نفرت بھرے دل سے سوچتے ہیں۔ ٹھنڈے دماغ سے اپنے مسائل پر غور وخوض عوام کو بی جے پی سے دور لے جاتا ہے۔ پچھلے قومی انتخابات میں مہاراشٹر اور اتر پردیش کے اندر اس کا مظاہرہ ہو چکا ہے۔ بی جے پی نے اپنے کٹرّ رائے دہندگان کا اعتماد بحال رکھنے کی خاطر یعنی انہیں یہ احساس دلانے کے لیے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی مودی سرکار مسلمانوں کو پریشان کر سکتی ہے انتخاب کے بعد پہلے ہی اجلاس میں یہ وقف بل پیش کر دیا۔ اسے نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو سے ناراضی کی توقع نہیں تھی لیکن جب ایسا ہوا تو وہ ٹی ڈی پی کی تجویز یعنی جے پی سی کے لیے راضی ہو گئی۔ اس طرح اسے اپنے دونوں حلیفوں کو للچانے اور بلیک میل کرنے کے لیے ۷ ماہ کا وقت مل گیا۔ ان لوگوں نے بھی اپنے مسلم رائے دہندگان کو سمجھا بجھا کر ساتھ رکھنے کی خاطر کچھ ایسی تجاویز بل میں شامل کروائیں جن پر مسلمانوں کو سخت اعتراض تھا مثلاً وقف املاک کے تحفظ کی سب سے بڑی ضمانت 'وقف بائی یوزر' کی دفع تھی یعنی اگر کسی متنازع زمین کے کاغذات نہ ہوں تو اس کے استعمال کی بنیاد پر ملکیت کا فیصلہ کیا جائے۔ اس ترمیم میں یقین دلایا گیا کہ 'تمام وقف ازصارف جائیدادیں جو وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے نفاذ سے پہلے رجسٹرڈ ہیں، وقف جائیداد رہیں گی، الّا یہ کہ وہ متنازعہ نہ ہو یا سرکاری ملکیت نہ ہو۔' یہ ایک فریب ہے کیونکہ کسی بھی املاک کو متنازع بنا کر اسے 'وقف بائی یوزر' سے مستثنیٰ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ٹی ڈی پی کی یہ تجویز بھی ترمیم کے اندر شامل کی گئی کہ وقف کے معاملات میں کلکٹر کو حتمی اتھارٹی ماننے کے بجائے ریاستی حکومت ایک نوٹیفکیشن جاری کر کے کلکٹر سے اعلیٰ افسر کو نامزد کر سکتی ہے جو قانون کے مطابق انکوائری کرے گا۔ یہ چونکہ اختیاری عمل ہے اس لیے بی جے پی ریاستی سرکار اس کی زحمت ہی نہیں کرے گی اور کرنا ہی پڑے تو حکومت کے تلوے چاٹنے والے سنگھی اعلیٰ افسران کا کون سا اکال پڑا ہے؟ ڈیجیٹل دستاویزات کے لیے وقت کی توسیع یعنی مزید چھ ماہ بھی کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں ہے۔ جے ڈی یو نے حکومت سے کہا چونکہ زمین ریاست کا موضوع ہے، اس لیے نئے قانون میں بھی اسی ترجیح کو برقرار رکھا جانا چاہیے یعنی مرکز کا عمل دخل نہ ہو۔ اس کی دوسری تجویز یہ تھی کہ وقف جائیداد اگر رجسٹرڈ ہو تو نیا قانون سابقہ اثر کے ساتھ لاگو نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رجسٹرڈ وقف املاک متاثر نہیں ہوں گی۔ یہ غضب احمقانہ تجویز ہے کیونکہ جن املاک کا اندراج ہے اس کو نہ ترمیمی بل سے کوئی خطرہ ہے اور نہ اس اضافی تحفظ کی ضرورت ہے۔ اصل مسئلہ تو ان املاک کا ہے جن کا گوں ناگوں وجوہات کی بنیاد پر اندراج نہیں ہو سکا اب اگر ان کو تحفظ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو یہ ایک بے معنی ڈھکوسلہ ہے۔ جے ڈی یو کی ترمیمی تجویز کے مطابق کسی بھی متنازعہ جائیداد کے مستقبل کا فیصلہ وقف بل میں طے شدہ معیارات کے مطابق کیا جائے گا۔ یعنی سرکار یا انتظامیہ کی نیت جس جائیداد پر خراب ہوگی اسے پہلے متنازع بنایا جائے گا اور پھر اس پر من مانا فیصلہ تھوپ کر قبضہ کر لیا جائے گا۔ جے ڈی یو کی تیسری تجویز یہ تھی کہ اگر کوئی وقف جائیداد سرکاری زمین پر ہے تو اس کا فیصلہ بھی بل کے مطابق ہوگا۔ وقف کا سرکاری زمین پر ہونا بے معنیٰ ہے۔ کوئی فردِ واحد سرکاری زمین کو وقف کر ہی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ذاتی ملکیت خیرات کرتا ہے اس لیے یہ تجویز بجائے خود گمراہ کن اور فتنہ پرور ہے۔ اس نوٹنکی سے قطع نظر ٹی ڈی پی اور جے ڈی یو کی ان شرائط کو قبول کرنا بی جے پی کی کمزوری ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلے تو وہ کسی سے کچھ سننے کی روادار ہی نہیں تھی۔ شیوسینا کے سریش پربھو کا مرکزی وزیر بنانا یاد کیجیے۔ شیوسینا نے جب کہا تھا کہ ہمارے کوٹے سے کسے وزیر بنایا جائے اس کا فیصلہ بی جے پی نہیں کر سکتی اور اگر ایسا کیا گیا تو اس کے ارکان حلف برداری کا بائیکاٹ کریں گے تو مودی جی کا جواب تھا اپنی بلا سے۔ آناً فاناً سریش پربھو کو شیوسینا سے نکال کر بی جے پی میں شامل کرنے کے بعد وزیر بنا دیا گیا اور شیوسینا والے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے کیونکہ دس سال قبل بی جے پی کو اپنے بل پر اکثریت حاصل تھی مگر اب وقت بدل گیا ہے۔ زعفرانیوں کے پاس اپنی اس کمزوری کو چھپانے کی خاطر یوگی اور شاہ کے اشتعال انگیز بیانات کا سہارا لینا پڑتا ہے تاکہ بھگتوں کو یہ باور کرایا جائے 'ابھی بھی میں جوان ہوں' مگر حقیقت یہ ہے کہ وقف ترمیمی بل کی منظوری کے باوجود مودی ۳ کی اپنے حامیوں کے سامنے لاچاری ساری دنیا کے سامنے آ گئی ہے۔ بھگتوں کو بہلانے کے لیے اسے چھپانا بی جے پی کی مجبوری ہے بقول سیف الدین سیف ؎

غمِ دل کسی سے چھپانا پڑے گا
گھڑی دو گھڑی مسکرانا پڑے گا

جانئے پرائم ویڈیو 'چھوری 2' میں ساکشی کا کردار نصرت بھروچا کے لیے سب سے زیادہ چیلنجنگ کیوں بن گیا، اداکارہ نے انکشاف کیا

ممبئی: 16؍اپریل (ایم ملک) پرائم ویڈیو کی چھوری 2 کو ناظرین کی جانب سے زبردست پذیرائی مل رہی ہے۔ پہلی فلم کی کہانی کو آگے بڑھاتے ہوئے، اس سیکوئل نے ہارر سنیما کے شائقین میں ایک خاص مقام بنایا ہے، کیونکہ اس کی کہانی نہ صرف ڈراتی ہے بلکہ کہانی کی دنیا کو مزید گہرائی سے کھولتی ہے۔ اس فلم کی جان نصرت بھروچا ہے جو ایک بار پھر ساکشی کے کردار میں واپس آئی ہے۔ نصرت نے خوف، صدمے اور مافوق الفطرت قوتوں کے درمیان جدوجہد کرنے والی ماں کا کردار جس قدر سچائی اور تہہ دار جذبات سے نبھایا ہے، وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ اتنی صداقت اور گہرائی کے ساتھ ماں کا کردار ادا کرنے کے چیلنج پر نصرت بھروچا نے کہا کہ یہ تجربہ ان کے لیے جذباتی طور پر بہت وسیع تھا۔ پہلی فلم سے سیکھے گئے اسباق کو لے کر، اس نے اپنے کردار ساکشی کی ذہنی حالت کو مزید گہرائی میں لینے کی کوشش کی۔ اس کردار میں نصرت نے جس حساسیت، طاقت اور ایک عجیب اعتماد کا مظاہرہ کیا ہے وہ اسے مزید دلچسپ اور دل کو چھو لینے والا بناتا ہے۔ اس کی کارکردگی نہ صرف خوفناک ہے، بلکہ بہت حقیقی اور جذبات سے بھرپور ہے، جو ساکشی کی کہانی کو ایک نئی سمت میں زندہ کرتی ہے۔ نصرت بھروچہ نے چھوری کے ساتھ اپنے سفر کے بارے میں کہا، "جب ہم چھوری 1 کی شوٹنگ کر رہے تھے، میں اس بات کے لیے پریشان تھی کہ آیا میں ناظرین کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گی کہ میں آٹھ ماہ کی حاملہ ہوں، لیکن ماں کا کردار ادا کرنا صرف شکل تک محدود نہیں تھا، یہ اس سے کہیں زیادہ گہرا تھا۔ جذباتی طور پر یہ سب سے مشکل تھا، کیوں کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میں کہاں سے زیادہ یا کتنا کردار ادا کروں گا۔ ٹھیک ہے، وشال صاحب نے اس دوران میری بہت رہنمائی کی اور مجھے اس سبق کو چھوری 2 میں لے جانے میں مدد کی، جو کہ ماں بننے کی گہرائیوں میں جانا ایک جذباتی تجربہ تھا۔ مافوق الفطرت قوتوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے نصرت بھروچہ نے کہا کہ "زندگی میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی کوئی واضح وضاحت نہیں کر سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ کچھ ایسی قوتیں ہیں جو ہماری سمجھ سے باہر ہیں، جو اچھی اور بری دونوں ہیں، شکر ہے کہ میں نے کبھی مافوق الفطرت چیز کا تجربہ نہیں کیا، لیکن میں نے ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ یہ قوتیں ہمارے ارد گرد موجود ہیں، جنہیں ہم پوری طرح سے سمجھ نہیں سکتے۔"

کڑوی بات

بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بات بات پر کڑوی بات کرتے ہیں، سانپ میں اتنا زہر نہیں ہوتا جتنا ان کی باتوں میں ہوتا ہے جو سیدھے دل پر لگتی ہے، کوشش کریں کہ باتوں سے لوگوں کے دل کو زخمی نہ کریں کیونکہ جسم کے زخم کے ہزاروں ڈاکٹر، دوائیاں مل جاتی ہیں مگر دل زخمی ہو تو ڈاکٹر نہیں ملتے، بہت سے لوگوں کو کڑوی بات سننے کی عادت سی ہو جاتی ہے۔

کڑوی بات کو بھی پی جاتے ہیں دوا سمجھ کر
پرانے مریض ہیں ہمیں اب کڑواہٹ محسوس نہیں ہوتی

آصف پلاسٹک والا

کوسٹاریکا کے ٹیزر میں مداحوں نے نوازالدین صدیقی پر محبت کی بارش کی، زبردست ردعمل مل رہا ہے!

ممبئی: 16؍اپریل (ایم ملک) نوازالدین صدیقی اب فلم کوسٹاؤ میں آنجہانی کسٹم آفیسر کوسٹاؤ فرنینڈس کا کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔

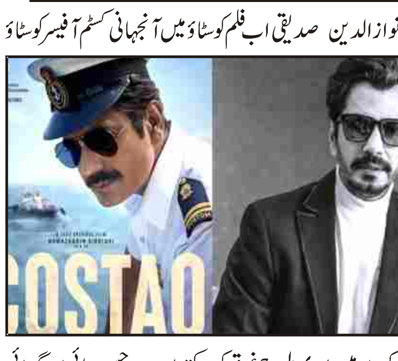

منٹو، ٹھاکرے، رمن راگھو 2......0 اور مانجھی جیسی فلموں میں اپنے طاقتور اور مکمل طور پر بدلے ہوئے کرداروں کے ساتھ، نواز نے پہلے ہی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خود کو اس کردار میں پوری طرح غرق کر سکتے ہیں۔ وہ جس سچائی اور گہرائی کے ساتھ حقیقی کردار ادا کرتا ہے اس کی مثال کسی اور سے نہیں ملتی۔ اس فلم سے نواز ایک بار پھر دکھا دیں گے کہ انہیں 'لیجنڈ' نہیں کہا جاتا۔ کوسٹاؤ میں، نوازالدین صدیقی بہادر افسر کوسٹاؤ فرنینڈس کا کردار ادا کر رہے ہیں، جو 90 کی دہائی میں گوا کے ایک بہادر کسٹم افسر تھے۔ اس نے اس عرصے میں سونے کی اسمگلنگ کے ایک بڑے ریکیٹ کا پردہ فاش کیا تھا اور اپنی ایمانداری اور بہادری سے سب کو حیران کر دیا تھا۔ حال ہی میں جاری ہونے والے ٹیزر میں نواز کی تبدیلی کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ ایک بار پھر مکمل طور پر اپنے کردار میں آ گئے ہیں۔ ٹیزر یہ اشارہ دے رہا ہے کہ نہ صرف کوسٹا کی کہانی طاقتور ہوگی بلکہ نواز کا یہ اوتار بھی طویل عرصے تک یاد رکھا جائے گا۔ نوازالدین صدیقی ایک بار پھر فلم کوسٹاؤ کے ساتھ بائیوپک جنر میں واپس آ رہے ہیں، جس میں وہ آنجہانی کسٹم افسر کوسٹاؤ فرنینڈس کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ منٹو، ٹھاکرے اور مانجھی جیسی فلموں میں اپنی تبدیلی آمیز اداکاری کے لیے مشہور، نواز نے ایک بار پھر خود کو مکمل طور پر حقیقی زندگی کے کردار میں تبدیل کر لیا ہے۔ حال ہی میں ریلیز ہونے والے پوسٹر میں ان کا شدید انداز دیکھا گیا، جس نے مداحوں میں زبردست جوش وخروش پیدا کر دیا۔ ورک فرنٹ کی بات کریں تو نوازالدین صدیقی اگلی بار رات اکیلی ہے 2 میں نظر آئیں گے۔

ایک مہینے کے اندر کھیتوں کے راستے کے درخواستوں کا فیصلہ کریں

ڈویژنل کمشنر کی ضلع کے کسانوں سے گفتگو

ناندیڑ16/اپریل (ورق تازہ نیوز) کسی کی کھیت میں، کسی کی زمین پر، کسی کی دکان میں یا کسی دوپہر کی دھوپ میں درخت کے نیچے چارپائی پر۔ مگر پھر بھی سیکڑوں کسانوں نے "مرٹھواڑہ کے ساتھ بات چیت" پروگرام میں ڈویژنل کمشنر دلیپ گاودے سے بات چیت کی، یہ جاننے کی دلچسپی کی وجہ سے کہ کمشنران سے بات کررہے ہیں۔ اس موقع پر، ناندیڑ ضلع نے کھیت کے راستوں، شیورستہ، کھیت کے پگڈنڈی اور زراعت کے راستوں سے متعلق کارروائی کو ایک ماہ میں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ناندیڑ ضلع نے پہلے ہی اس

سلسلے میں پہل کی تعریف کی۔ چھترپتی سنبھاجی نگر ڈویژن کے ڈویژنل کمشنر دلیپ گاودے نے مختلف فائدوں اور جذباتی اسکیموں سے متعلق ویبینار "مرٹھواڑہ کے ساتھ بات چیت" کے تحت شروع کیا ہے۔ کمشنر کا موبائل پر براہ راست دستیاب ہونا دیہی علاقوں میں ان کی اس پہل کو سراہا جا رہا ہے، اور آج 8 اضلاع کے سیکڑوں کسان اپنے زیرالتوا کھیت کے راستوں کے لیے اس ویبینار میں شامل ہوئے تھے۔ درخواست گزار، متعلقہ تحصیلدار، اور ڈویژنل کمشنر ایک ہی وقت میں موجود ہونے کی وجہ سے کئی سوالات کو فوری طور پر حل کیا گیا۔ اس کے علاوہ، ان راستوں سے متعلق درخواست کرتے وقت احتیاطی تدابیر، متعلقہ قوانین، اور مخصوص مدت میں کام کو مکمل کرنے کے بارے میں کمشنر کی ہدایات نے کسانوں کو اس کے بارے میں اطمینان دلایا۔ ناندیڑ ضلع میں سابق کلکٹر ابھجیت راؤت کی رہنمائی میں زراعت سے متعلق تمام راستوں کے لیے درخواست دینے کی اپیل کی گئی تھی۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے بھی اس سلسلے میں میٹنگ کی اور پگڈنڈی راستے اور دیگر راستوں کے مسائل کو وزیراعلیٰ کی 100 دنوں کے پروگرام میں حل کرنے کے احکامات دیے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرٹھواڑہ کے دیگر اضلاع کے مقابلے ناندیڑ میں اس سلسلے میں بڑی تعداد میں کام ہو رہا ہے۔ ضلع انتظامیہ کو موصول ہونے والی 1 ہزار129 درخواستوں میں سے420 راستے آزاد ہو چکے ہیں جبکہ 709 راستے زیرالتوا ہیں۔ ان درخواستوں پر فوری کارروائی کی جائے گی، یہ یقین دہانی آج اجلاس میں رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر نے دی۔ آج کے اجلاس میں ناندیڑ سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر، ضلع کلکٹر بحالی کے انچارج سنجیو مورے، تحصیلدار وپین پاٹل موجود تھے۔ اس موقع پر نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر نے راستوں کے بارے میں ایک دن کا سیمینار منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ برسات سے پہلے تمام راستوں کے احکامات جاری کیے جائیں گے۔ اس کے لیے کمشنر کے دفتر نے تجویز دی ہے کہ "سستی عدالت" منعقد کی جائے گی، جیسا کہ واضح کیا گیا۔ ڈویژنل کمشنر نے ناندیڑ کے تمام معاملات کو ایک ماہ کے اندر نمٹانے کی ہدایت دی۔

ضلع میں دفعہ 144 اور حکم امتناعی نافذ

ناندیڑ:16/اپریل (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں 17 اپریل صبح 6 بجے سے لے کر یکم مئی 2025 کی آدھی رات تک اسلحہ بندی اور دفعہ 144 نافذ رہے گی، یہ اطلاع ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر سے دی گئی ہے۔ ضلع میں قانون وانتظام برقرار رکھنے کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 37 (1) اور (3) کے تحت 17 اپریل صبح 6 بجے سے لے کر یکم مئی 2025 کی آدھی رات تک اسلحہ بندی اور دفعہ 144 کا حکم دیا ہے۔ اس کے مطابق، پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد کے عوامی جگہوں پر یا اس کے نزدیک ان احکام میں درج سرگرمیوں میں شامل ہونے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ یہ حکم ڈیوٹی پر موجود پولیس افسران، سرکاری ملازمین، شادی، آخری رسومات، مذہبی پروگرام، میلوں اور دیگر مجاز افسران کی طرف سے خصوصی اجازت یافتہ جلوسوں پر لاگو نہیں ہوگا۔ ایسے جلوسوں کو اجازت دینے کے اختیارات، نیز پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے جمع ہونے، جلسے، جلوس، ریلیاں نکالنے، اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے اجازت دینے کے اختیارات ضلع کے پولیس اسٹیشن انچارج افسران اور ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے مجاز دیگر پولیس افسران کو حاصل ہوں گے۔

ناسک میں درگاہ کے انہدام پر تشدد
21 پولیس عہدیدار زخمی

ناسک (ایجنسیز) مہاراشٹرا کے شہر ناسک میں ایک درگاہ کے انہدام کی مخالفت کرنے والی بھیڑ کے حملہ میں 21 پولیس والے زخمی ہوگئے اور پولیس کی 3 گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ عہدیداروں نے چہارشنبہ کے دن یہ بات بتائی۔ واقعہ منگل کی رات کا ہے۔ پولیس کو ہجوم کو منتشر کرنے اور صورتِ حال پر قابو پانے کے لئے لاٹھی چارج اور آنسو گیس شل برسانا پڑا۔ تشدد کے سلسلہ میں 15 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ پولیس کے جو ملازمین زخمی ہوئے وہ انکروچمنٹ ہٹانے کی مہم کے دوران سیکوریٹی ڈیوٹی پر تھے۔ ایک سینئر پولیس عہدیدار نے بتایا کہ اب صورتِ حال پرامن ہے۔ چہارشنبہ کی صبح 6 بجے کے آس پاس ناسک میونسپل کارپوریشن (این ایم سی) کے عملہ نے شہر کے کاٹھے گلی علاقہ میں واقع درگاہ ست پیر بابا کو بمبئی ہائی کورٹ کے حکم پر ہٹادیا۔ کمشنر پولیس ناسک سندیپ کارنک نے بتایا کہ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق ست پیر بابا درگاہ کے ٹرسٹیوں نے منگل کی رات اسٹرکچر کو ہٹانا شروع کردیا تھا جس کے خلاف ہجوم اکٹھا ہوگیا اور اس نے پولیس والوں اور اسے سمجھانے والے مسلم رہنماؤ؟ں پر سنگباری کردی۔ بھیڑ کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کی اور آنسو گیس شل برسائے۔ حملہ میں پولیس کی 3 گاڑیوں کو نقصان پہنچا اور 21 پولیس والے زخمی ہوگئے۔ آج صبح درگاہ ڈھادی گئی۔ منگل کی رات 11:30 بجے کے آس پاس ٹرسٹیوں نے انکروچمنٹ ہٹانے کا کام شروع کردیا تھا۔ اُس وقت درگاہ کے قریب عثمانی چوک پر بھیڑ جمع ہوگئی۔ بھیڑ نے درگاہ کے ٹرسٹیوں اور دیگر لوگوں کی ایک نہیں سنی جو اسے سمجھانے جا رہے تھے۔ وہاں موجود پولیس عہدیداروں نے بھی ہجوم کی برہمی دور کرنے کی کوشش کی۔ بھیڑ کو منتشر کرنے کے لئے طاقت کا ہلکا استعمال کیا گیا۔ 15 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور مشتبہ افراد کی 57 موٹرسیکلیں ضبط کی گئی ہیں۔ چہارشنبہ کی صبح درگاہ میں ناسک بلدیہ کے تقریباً 50 ملازمین نے انکروچمنٹ ہٹاو؟ مہم میں حصہ لیا۔ اس کے لئے 4 ارتھ ایسکیویٹرس، 6 ٹرک اور 2 ڈمپرس لائے گئے تھے۔ غور طلب ہے کہ بلدیہ نے جاریہ سال فروری میں درگاہ کے قریب کئی غیرمجاز ڈھانچے ہٹادیئے تھے تاہم وہاں مقامی لوگوں اور ہندو تنظیموں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی جس کا کہنا تھا کہ درگاہ خود غیرمجاز اسٹرکچر ہے جسے ہٹادینا چاہئے۔

نئے تقررشدہ پٹواریوں (تلاٹھیوں) کی تربیت کا آغاز

ناندیڑ:16/اپریل: محصول کے شعبے کو مزید متحرک بنانے کے لیے نئے جوش سے بھرپور پٹواریوں (تلاٹھیوں) کو اب مصنوعی ذہانت جیسے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کس طرح کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ ای-تصیح اور دیگر ضروری معاملات کی تربیت ضلع کلکٹر کے دفتر میں دی جا رہی ہے۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے ضلع میں آن لائن منصوبوں کے حوالے سے پہل کی ہے۔ ضلع کلکٹر کا دفتر ای-فائلنگ میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی لیے محصول انتظامیہ میں شامل کیے گئے نئے 122 پٹواریوں کی تربیت میں جدید ٹیکنالوجی کا محصول کے شعبے میں استعمال کے حوالے سے آج ایک دن بھر کی تربیت دی گئی۔ اس تربیت میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر، سب ڈویژنل آفیسر سچن کھلل، شرد وانکھیڑے، نیلکانتھ پاچنگے، سنتوش نلاور اور دیگر تکنیکی ماہرین افسران نے تربیت دی۔

محمد مصباح الدّین کے فرزند محمد شہاب الدّین کا عقدِ مسعود

ناندیڑ: 16 اپریل: ناندیڑ کی ممتاز شخصیت صدرالمدرسین الحاج مولوی ابو یوسف محمد الف الدّین صاحب مرحوم کے پڑپوتے اور الحاج محمد بدیع الدّین صاحب مرحوم کے پوتے اور قدیم گنج کے معروف محمد مصباح الدین صاحب (کمال میڈیکل) کے فرزند محمد شہاب الدّین سلّمہٗ کا عقد مسعود بتاریخ 14 اپریل 2025 کو جناب سیّد عبدالروٗف صاحب ساکن محسن کالونی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ کی دختر نیک اختر عائشہ انجم سلمہا کے ہمراہ رائل گارڈن فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ میں بعد نماز عصر بحسن خوبی انجام پایا۔ جبکہ دعوت ولیمہ مسنونہ کا اہتمام بتاریخ 15 اپریل 2025 بعد نماز مغرب رائل گارڈن فنکشن ہال، ناندیڑ میں نہایت خوش اسلوبی سے تزک واحتشام کے ساتھ کیا گیا، جہاں پرتکلف ضیافت میں دوست احباب رشتہ داروں کے علاوہ شہر کی دینی، ادبی، سماجی، سیاسی شخصیات نے شرکت کرتے ہوئے نوشہ کی گلپوشی کرتے ہوئے بغلگیر ہوکر مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔ مہمانوں کا پرتپاک استقبال محمد مصباح الدین کمال فیملی، ڈاکٹر عنایت اللہ فیملی، مرزا قدیر بیگ فیملی، محمد اقبال الدّین فیملی، محمد مصلح الدّین جمال فیملی، محمد صلاح الدّین بلال فیملی، محمد امتیاز الدّین نہال فیملی اور عمران مُلانی فیملی اور دیگر اعزاء واقارب نے نہایت خلوص ومحبت سے کیا۔

اسرو کی سرزمین سے پرواز کے پَر لے کر لوٹیں: مہیش وڈدکر
ناندیڑ سماجی بہبود کے 60 طلباء سری ہری کوٹہ روانہ

ناندیڑ:16/اپریل (ورق تازہ نیوز) بھارتی خلائی تحقیقاتی ادارہ یعنی اسرو، ملک کا خلائی تحقیق کے لیے اہم ادارہ ہے، اور یہاں سے آسمان میں پرواز کرنے کے لیے پَر اور اس کے لیے ضروری طاقت لے کر واپس آئیں۔ ان الفاظ کے ساتھ، رہائشی نائب کلکٹر مہیش وڈدکر نے آج طلباء کو نیک خواہشات دیں۔ سماجی بہبود کے محکمے کے 60 قابل طلباء کی ایک ٹیم تعلیمی سفر کے لیے سریہریکوٹہ روانہ ہوئی۔ سماجی بہبود کے معاون کمشنر ناندیڑ کے دفتر کے تحت سرکاری رہائشی اسکولوں کے طلباء تعلیمی سفر کے لیے اسرو گئے۔ انہیں رخصت کرتے وقت یہ یاد رکھنے کی رہنمائی دی گئی کہ وہ سریہریکوٹہ تعلیمی سفر کے لیے جا رہے ہیں اور اس مقام سے ناندیڑ کے لیے لوٹتے وقت بڑے خوابوں کے پرواز لے کر واپس آئیں۔ اس موقع پر معاون کمشنر سماجی بہبود شیوانند منگری نے کہا کہ اگر ان طلباء میں سے کچھ خلائی تحقیق جیسے شعبہ میں کام کریں تو انہیں خوشی ہوگی۔ یہ ایک تربیتی دورہ ہے، اور طلباء کو نئے شعبوں کی پرواز دینے کے لیے ریاستی حکومت نے اس کا انعقاد کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ تخلیقی تعلیمی دورہ ان کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر حکومت کے سماجی انصاف کے محکمے کے تحت درج فہرست ذاتوں اور نو بدھ مت لڑکوں اور لڑکیوں کے سرکاری رہائشی اسکول، ماہور، حدگاو، عمری، نائیگاوں کے ہر اسکول کے 15 طالب علم، اس طرح مجموعی طور پر 60 طلباء اور ان کے دیکھ بھال کرنے والے اساتذہ اور عملہ تعلیمی دورے کے لیے 16 اپریل 2025 سے 19 اپریل 2025 تک بھارتی خلائی تحقیقاتی ادارہ (اسرو)، سریہریکوٹہ جا رہے ہیں

دیہات کی تبدیلی دیہاتیوں اور خواتین کی پہل سے ممکن ہے۔ سی ای او میگھنا کاوالی

ناندیڑ16/اپریل (ورق تازہ نیوز) دیہات کی تبدیلی گاؤں والوں اور خواتین کی اجتماعی کوششوں سے ممکن ہے، میگھنا کاوالی، چیف ایگزیکٹیو آفیسر اور ضلع پریشد کی ایڈمنسٹریٹر نے زور دیا۔ اس پہل کے تحت آج بھوکر تعلقہ کے ہڈولی میں گاؤں والوں کے لیے ایک روزہ گاؤں دربار کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر چیف ایگزیکٹیو آفیسر اور ایڈمنسٹریٹر میگھنا کاوالی نے گاؤں والوں سے براہ راست بات چیت کی۔ اس پروگرام میں سب ڈویژنل آفیسر پروین میکھشیٹی، گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر ایم این نے شرکت کی۔ مراکز، اسسٹنٹ گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر انیتا سردوے، سرپنچ انیتا امرتواڈ، ڈپٹی انجینئر V.A. ریولکر، سیوا سمرپن سنستھا کے دگمبر دیلش مکھ، وٹھل پھولاری، چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر پرنئے کمار چنلاوار، تعلقہ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سندیش جادھو اور دیگر معززین موجود تھے۔ گرام دربار پہل چھترپتی سمباج نگر ڈویژنل کمشنر کے تصور سے شروع کی گئی تھی، اور اس کا مقصد گاؤں والوں کو براہ راست مختلف سرکاری اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر میگھنا کاوالی نے مزید کہا، "صفائی صحت کی کلید ہے، اور ہڈولی گرام پنچایت نے اس علاقے میں قابل ذکر کام کیا ہے۔"

ہندوستان میں پیدا ہونے والی اردو کو مذہب سے جوڑنا افسوسناک: سپریم کورٹ

عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلے میں لکھے اشعار، اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہلی، کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ

اکولہ ضلع کے پاتور مجلس بلدیہ کے بورڈ پر اردو میں نام لکھنے کے خلاف کاروائی رٹ پٹیشن پر اہم فیصلہ

ممبئی، 16 اپریل (ایجنسیز) اردو کے حق میں لڑائی لڑنے والے مہاراشٹر کے ضلع اکولہ کے گاوں پاتور کے سابق صدر بلدیہ اور کانگریس کے مقامی صدر سید برہان الدین سید نبی کو اس وقت کامیابی ملی جب ان کے ذریعے پاتور کی بلدیہ کی عمارت پر اردو میں نام لکھنے کی پیش کی گئی قرار منظور ہونے کے بعد بی جے کی ایک خاتون لیڈر کی جانب سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن سپریم کورٹ میں اس خاتون کو شکست ہوئی۔ اس ضمن میں یو این آئی کو تفصیلات بتاتے ہوئے سید برہان الدین نے کہا کہ، مہاراشٹر کے ضلع اکولہ کے گاوں پاتور میں 1956 سے قائم قدیم بلدیہ پر اردو میں " دفتر بلدیہ " لکھا ہوا تھا۔ جب دوبارہ 2019 میں بلدیہ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی اور اس کا افتتاح ہوا تو بلدیہ میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ 1956 سے بلدیہ کی عمارت پر اردو میں بورڈ لگا ہوا ہے، اس لیے اس نئی عمارت میں بھی حسب سابق مراٹھی کے ساتھ اردو میں بھی بورڈ لگایا جائے۔ لیکن بی جے پی کی گروپ لیڈر اور کی سابق کونسلر ورشا تائی سنجے بگاڑے نے اس کی مخالفت کی۔ اور 2019 سے 2025 تک مختلف عدالتوں میں اردو کی مخالفت میں قانونی لڑائی لڑی، لیکن بالاخیر ملک کی سپریم کورٹ میں انہیں شکست ہوئی اور سپریم کورٹ نے ان کی درخواست اور دلائل کو ناقابل قبول قرار دے کر رد کردیا۔ سپریم کورٹ کے فاضل جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ، " آیئے ہم دوستی کریں اردو اور ہر زبان کے ساتھ۔ اگر اردو کو خود اپنے بولنا ہوتا تو وہ کہتی،

اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہلی
کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
میں نے تو کبھی خود کو مسلمان نہیں مانا
دیکھا تھا کبھی میں نے بھی خوشیوں کا زمانہ
اپنے ہی وطن میں ہوں مگر آج اکیلی
اردو ہے میرا نام میں 'خسرو' کی پہلی"

بتادیں کہ سپریم کورٹ نے مہاراشٹر کے اکولہ ضلع کے پاتور شہر کی میونسپل کونسل کے سائن بورڈ پر اردو زبان کے استعمال کو برقرار رکھتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والی اردو زبان کو کسی مخصوص مذہب سے نہیں جوڑا جا سکتا۔ عدالت نے مہاراشٹر کے شہر پاتور کی سابق کونسلر ورشا تائی سنجے بگاڑے کی اس درخواست کو مسترد کر دیا جس میں اردو کے استعمال کو چیلنج کیا گیا تھا۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے کہا کہ آئین کے تحت اردو اور مراٹھی دونوں کو یکساں حیثیت حاصل ہے، اور صرف مراٹھی زبان کے استعمال کا دعویٰ ناقابل قبول ہے۔ عدالت نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے، اسے ایک مخصوص مذہب، یعنی مسلمانوں سے جوڑا جا رہا ہے، جو حقیقت کے بالکل برعکس ہے۔ عدالت نے کہا کہ استعماری طاقتوں نے ہندی کو ہندوؤں اور اردو کو مسلمانوں سے جوڑنے کی کوشش کی، جس سے دونوں زبانوں کے درمیان فرق پیدا ہوا اور ایک فطری امتزاج میں رخنہ ڈالا گیا۔

عدالت نے کہا کہ "یہ وقت اردو زبان کے عروج وزوال پر تفصیلی بحث کرنے کا نہیں ہے، لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہندی اور اردو کے امتزاج میں جب پیوریٹن ذہنیت پیدا ہوئی تو ہندی زیادہ سنسکرت زدہ اور اردو زیادہ فارسی زدہ ہوگئی۔" عدالت نے مزید کہا کہ نوآبادیاتی طاقتوں نے ان دونوں زبانوں کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کر کے تفریق کو ہوا دی۔ نتیجتاً ہندی کو ہندوؤں کی زبان اور اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھا جانے لگا، جو حقیقت، تنوع میں اتحاد اور عالمی بھائی چارے جیسے نظریات کے خلاف ہے۔ عدالت نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اردو کی جڑیں اسی سرزمین میں پیوستہ ہیں اور اسے کسی مخصوص مذہب سے جوڑنا قابل افسوس انحراف ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اردو کے خلاف تعصب ایک غلط فہمی پر مبنی ہے کہ اردو زبان ہندوستانی نہیں ہے، جب کہ درحقیقت اردو بھی ہندی اور مراٹھی کی طرح ایک ہند آریائی زبان ہے جو اسی سرزمین میں پیدا ہوئی، پلی اور فروغ پائی۔ عدالت نے فیصلے میں کہا کہ اردو مختلف ثقافتی نظریات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی باہمی ضرورت کے باعث پروان چڑھی اور بعد ازاں اس نے ایک خوبصورت شکل اختیار کرلی، یہاں تک کہ اردو کئی معروف شاعروں کی پسندیدہ زبان بنی۔ درخواست گزار بگاڑے نے عدالت میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ اردو کا استعمال مہاراشٹر لوکل اتھارٹیز (سرکاری زبانوں) ایکٹ 2022 کے تحت جائز نہیں ہے، تاہم عدالت نے اس دعوے کو یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ مراٹھی کے علاوہ اردو کے استعمال پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہے اور درخواست گزار کی عرضی زبان اور قانون کی غلط فہمی پر مبنی تھی۔ عدالت نے واضح الفاظ میں کہا، '2022 کے ایکٹ یا کسی بھی قانون کے تحت اردو زبان کے استعمال پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ مراٹھی اور اردو دونوں ہی آئین ہند کے شیڈول VIII کے تحت مساوی درجے کی زبانیں ہیں۔''

مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکادمی کی جانب سے کتابوں کی اشاعت کے لیے مالی امداد کا اعلان

ممبئی: مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو ساہتیہ اکادمی اردو زبان وادب کے فروغ کیلئے سرگرم عمل ہے۔ اُردو کی مختلف اصناف پر لکھنے والے مصنفین اور شعرا کی تخلیقی کاوشوں کی حوصلہ افزائی ہو اور انہیں کتابوں کی اشاعت کے لیے مالی امداد فراہم کی جائے اس غرض سے اُردو اکادمی کی جانب سے کتابوں کی اشاعت کے لیے جزوی مالی اعانت دی جاتی ہے۔ کیلنڈر سال 2022ء میں اکادمی دفتر میں موصول ہونے والے مسودوں کی ججز کمیٹی کے ذریعے جانچ کروائی گئی اور حسب ذیل 39 مسودوں کو مالی اعانت کیلئے منتخب کیا گیا۔ یہ اقدام اُردو ادب کے فروغ میں ایک اہم قدم ثابت ہوگا، جس سے نئے اور تجربہ کار مصنفین یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

مسودہ: تحقیق، تنقید اور تاریخ

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	اردو افسانہ ایک قصہ ناتمام	محمد علیم اسماعیل	ناندورہ
2	مضامین نو	سہیم الدین خلیل الدین	سی ایس نگر (اورنگ آباد)
3	فکر وخیال	ڈاکٹر ثریا محمود خان	سی ایس نگر (اورنگ آباد)
4	مراٹھواڑہ میں اردو فکشن	شیخ کنیز فاطمہ	سی ایس نگر (اورنگ آباد)
5	ادبی کاوش	ڈاکٹر افروزہ صدیقی	سی ایس نگر (اورنگ آباد)

مسودہ: شاعری

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	خواب چلتے ہیں	محمد عبدالحئی	میرا روڈ، ممبئی
2	خواب اپنی آنکھوں کے	شیخ الطاف اقبال	پربھنی
3	نم آنکھوں کے چاند	اظہر فاضل	جالنہ
4	دھندلی سی روشنی	محمد ابراہیم ساحل	کھام گاوں
5	احساس بال وپر	نور احمد پاتوری	اکولہ
6	اقبال جرم	منظور حسین ندیم	اکولہ
7	اضطراب	طاہر حسین	ناندیڑ
8	انبساط زندگی	عبدالواحد تنویر راویری	تھانے
9	بہار سخن	ظہیر احمد	اکولہ
10	متاع رنج والم	شریف ساجد	شیگاوں
11	پاؤں کے آنسو	عبدالباری عارف	ناگپور
12	دھوپ بارش میں	عبدالرزاق شاہد	ہنگولی
13	دہشت وجنون	ڈاکٹر فدا المصطفیٰ	ناگپور

سائنس/تکنیک/سوانح، کھیل

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	بری، بحری اور فضائی کے غیرمانوس جاندار	عزیز احمد ہاشمی	پربھنی
2	لائبریری پر ICT کے اثرات	ڈاکٹر وحیدہ سید	ناگپور
3	ماحولیاتی مطالعات اور مسائل	رفیق ایس اے	کامٹی

افسانہ/ناول/ڈراما و دیگر

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	سفید پرچم	صادق حسین مرتضیٰ	مالیگاؤں
2	آئینہ	ہارون رشید باغبان	سولاپور
3	تربیت نونہالان	وسیم سعید	کامٹی
4	زمانہ یاد رکھے گا	کلثوم فاطمہ	کامٹی

ترجمہ/انشائیہ/مضامین

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	بساط قلم	ڈاکٹر آسیہ خلیل	سی ایس نگر (اورنگ آباد)
2	بگڑتے بکھرتے انسانی رشتے	ڈاکٹر عبدالماجد انصاری	ممبئی
3	تنقیدی سوچ اور فیصلہ سازی	ڈاکٹر احفاظ الحق	کامٹی
4	مسافت	قاسم ندیم	ممبئی
5	نسخہ دلکشا	ڈاکٹر عبدالمتین	اکولہ

بچوں کا ادب

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	گل بہاراں	عمران آصف	کامٹی
2	کنویں کا راز	عمیر احمد	مالیگاؤں
3	بچوں کے ادب پر	شکیل اعجاز	اکولہ
4	نیا زمانہ	سہیل عالم	کامٹی
5	جل ترنگ	مقصود احمد	مالیگاؤں

طنز ومزاح

نمبر	مسودہ کا نام	مصنف	مقام
1	ہنسی کا انجکشن	انصار علی صدیقی (محشر فیض آبادی)	ممبئی
2	خندۂ زیر لب	ڈاکٹر فیاض احمد	تھانے
3	موشگافیاں	شہزاد خورشید احمد	مالیگاؤں
4	پرواز تخیل	انور حسین	اودگیر

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، آسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔